آب زم زم افضل ہے یا آبِ کوثر؟

مع

آب زم زم کی برکتیں

تصنیف لطیف

حُضور فیضِ ملّت مُفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

آبِ زم زم افضل ھے یا آبِ کوثر

مع

آبِ زم زم کی برکتیں

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

انتساب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اس کتاب کو حضرت سید محمد شاہ دولہا سبز واری کندی والا بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب منسوب کرتا ہوں کیونکہ ادارہ سبز واری پبلشرز آپ کے نام سے قائم ہے اور بالخصوص آپ کے مزار شریف سے متصل ایک قدرتی میٹھے پانی کا کنواں تھا اور اس سے بہت میٹھا اور شفایاب پانی نکلتا تھا اور لوگ اس سے مستفیض ہوتے تھے۔ چند غلطیوں کی وجہ سے یہ کنواں سوکھ گیا ہے۔

ہماری اس کتاب کو پڑھنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور آبِ زم زم اور آبِ کوثر کے صدقہ و طفیل دعا کریں کہ یہ کنواں دوبارہ اپنی آب و تاب کے ساتھ جاری و ساری ہو جائے تاکہ عوام الناس کو اس سے فائدہ حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں ہماری دعائیں قبول و منظور فرمائے اور اس کنویں میں پانی کا ظہور فرمائے۔

آمین بجاہ نبی الامین ﷺ

طالبِ دعا

عبد الکریم قادری عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرض حال

سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے گا وہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ (ابنِ ماجہ، دار قطنی) [1]

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" میں کہ جو عشق مصطفی ﷺ سے لبریز ہے، فرماتے ہیں:

یہ زم زم اس لئے ہے جس لئے اس کو پیے کوئی
اسی زم زم میں جنت ہے اسی زم زم میں کوثر ہے

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ زم زم دنیا میں جہاں کہیں بھی پیا جائے اور خلوصِ نیت سے جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ کے شاگردوں نے سوال کیا کہ جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے اور آپ نے وہاں زم زم بھی پیا ہو گا تو آپ نے اپنے پروردگار سے کیا دعا مانگی؟ ارشاد فرمایا کہ میں نے یہ دعا مانگی کہ میں مستجاب الدعوات (جس کی ہر دعا قبول ہو جائے) بن جاؤں۔

زیرِ نظر رسالہ آبِ زم زم شریف کے فضائل پر مشتمل ہے اور اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ سب سے افضل پانی کون سا ہے؟ اور دوسرا رسالہ "آبِ زم زم کی برکتیں" بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ مفسرِ قرآن و محدثِ دوراں فیضِ ملت حضرت علامہ مولانا حافظ محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی مدظلہ العالی نے اس علمی خزانہ کو رسالہ کی صورت میں جمع کیا ہے آپ کا طرزِ تحریر عام فہم اور دلائل سے بھرپور ہوتا ہے آپ نے بے شمار کتب کے تراجم، درسی کتاب پر حواشی اور ان گنت عنوانات پر رسائل اور مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں خدا کرے کہ تمام کتب کی اشاعت ہو جائے۔ سبز واری پبلشرز کے حصے میں یہ سعادت آئی ہے کہ انہوں نے یہ رسالہ شائع کیا۔ تمام قارئین کرام سے استدعا ہے کہ ہماری مطبوعات کا انتخاب اپنے مطالعہ کے لئے کریں اور اس کتاب سے بھی استفادہ کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو قبول فرمائے اور مصنف اور تمام معاونین کو اس کا اجر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

عبد الکریم قادری رضوی

خطیب وامام: جامع مسجد حیدری سید محمد شاہ دولہا سبز واری (کندی والا بخاری علیہ الرحمہ کھارادر کراچی)

۸ ذوالقعدہ ۱۴۱۹ھ

۲۵ فروری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات

[1] (سنن ابن ماجه، ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، 1018/2، الحديث: 3062)

(سنن الدارقطني، كتاب الحج، باب المواقيت، 2/546، الحديث: 238/2702)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم الامین و علی الہ الطیبین و اصحابہ الطاہرین و اولیاء امتہ الکاملین

و علماء ملتہ اجمعین

امابعد! فقیر رسالہ ھذا میں آب زم زم و کوثر کی افضلیت اس لئے نہیں چھیڑ رہا کہ مقابلہ بازی میں کون ہارا اور کون جیتا۔ بلکہ اس لئے لکھ رہا ہے کہ اہلسنت کے موقف میں مضبوطی و استحکام ہو تا کہ کچے عقیدے پکے اور پکے پہلے سے زیادہ پکے ہوں۔

اھلسنت کا موقف: اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ جس کسی شئے کو کسی محبوب سے نسبت ہو جائے وہ شے کتنی ہی حقیر تر کیوں نہ ہو وہ بوجہ نسبت کے محبوب سے محبوب تر ہو جاتی ہے۔ مثلاً کتا رذیل المخلوق (مخلوق میں حقیر) ہے لیکن

سَگ اَصْحابِ کَہْف روزے چَنْد	پئے نیکاں گِرِفْت و مُرْدُم شُد

یعنی اصحابِ کہف کے ساتھ چند روز کتا بیٹھا تو قیامت میں انسان کی شکل میں بہشت میں داخل ہو گا۔

فائدہ: اس کتے کا تفصیلی واقعہ دیکھنے کے لئے فقیر کی تفسیر "فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان، پارہ ۱۰" کا مطالعہ کریں۔

کعبہ کی نسبت: کعبہ معظمہ کی عظمت کے پیشِ نظر وہ پتھر، اینٹیں، گارہ وغیرہ بھی مسجود الیہ (جن کی جانب سجدہ کیا جائے) ہیں حالانکہ وہ پتھر، اینٹیں، گارہ شہر مکہ کی ہیں لیکن نسبت کی وجہ سے مسجود الیہ بنی ہیں اگر انہیں ہٹا کر دوسری اینٹیں پتھر وغیرہ لگیں تو نسبت سے علیحدگی کی وجہ سے اب اگر انہیں کوئی مسجود الیہ بنائے گا تو مجرم ہو گا۔ یونہی آپ اس طرح کی ہزاروں مثالیں سمجھ لیں۔

قاعدہ اسلامیہ: پھر نسبت کی عظمت منسوب الیہ (جس سے منسوب کیا گیا ہو) پر موقوف ہے جتنا موقوف علیہ شان میں ارفع و اعلیٰ ہو گا اتنی ہی نسبت قوی اور مضبوط ہو گی۔ یہی فقیر کا موضوع ہے کہ کوثر کے پانی سے آبِ زم زم اسی لئے افضل ہے کہ اس کی نسبت قوی ہے حالانکہ کوثر جنت کا پانی ہے اور آبِ زم زم زمینی ہے اور قاعدہ ہے کہ زمین یعنی دنیا کی اشیاء سے جنت کی اشیاء عموماً افضل ہیں۔ اس سے واضح ہو گا کہ حضور ﷺ کی نسبت ہی تمام نسبتوں سے بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے اور آبِ زم زم کو اگرچہ پہلے بھی سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے نسبت تھی اور بہت اونچی شان کا مالک تھا لیکن آبِ کوثر سے افضل تب ہوا جب اسے حضور سرور دو عالم ﷺ سے مزید نسبت نصیب ہوئی چنانچہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحرِ بے پایاں کریم و نعم ﷺ کی انگشتان مبارک (مبارک انگلیوں) سے بار ہا نکلا اور ہزاروں کو سیر اب و طاہر کیا زم زم افضل ہے یا کوثر؟ شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی شافعی نے فرمایا کہ زم زم افضل ہے کہ شبِ اسراء ملائکہ نے حضور اقدس ﷺ کا دل مبارک اس سے دھویا حالانکہ وہ آبِ کوثر لا کر دھو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے مقام پر اپنے نبی ﷺ کے لئے اختیار نہ فرمایا مگر افضل کو۔ حضرت علامہ شمس الدین رملی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: افضل المیاہ ما نبع من بین اصابعہ ﷺ

وقد قال البلقيني: ان ماء زمزم افضل من الكوثر لان به غسل صدر النبی ﷺ ، ولم يكن يغسل الا بافضل المياه[2]

(فتاوی رملی، ج۱، ص۱۵)

---

[2] (فتاوى الرملي في فروع الفقه الشافعي ،كتاب الطهارة ، ص 12)

یعنی افضل ترین پانی وہ ہے جو حضور علیہ الصلوۃ السلام کی انگلیوں سے نکلا اور بلقینی نے فرمایا کہ زم زم کا پانی کوثر سے افضل ہے کیونکہ اس سے حضور علیہ الصلوۃ و السلام کا سینہ مبارک دھویا گیا ہے اور اس کا دھونا افضل پانی سے ہی ہو سکتا تھا۔

ازالہ وھم: اس پر اعتراض ہوا کہ زم زم تو سیدنا اسماعیل السلام کو عطا ہوا اور کوثر ہمارے حضور انور ﷺ کو تو لازم ہوا کہ کوثر ہی افضل ہو، امام ابن حجر مکی نے جواب دیا کہ کلام دنیا میں ہے آخرت میں واقعی کوثر افضل ہے۔ یہ نہ صرف ہمارا عقیدہ بلکہ اسلاف کا بھی یہی عقیدہ تھا ایک حوالہ حاضر ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وسئل رضي الله عنه أيما أفضل ماء زمزم او الكوثر؟ فأجاب بقوله: قال شيخ الاسلام البلقيني: ماء زمزم أفضل لأن الملائكة غسلوا به قلبه ﷺ حين شقوه ليلة الإسراء مع قدرتهم على ماء الكوثر. فاختياره فى هذا المقام دليل على افضليته ولا يعارضه أنه عطية الله (تعالى) لإسماعيل (عليه الصلوة و السلام) و الكوثر عطية الله تعالىٰ لنبينا ﷺ. لأن الكلام فى عالم الدنيا لا الأخرة ولا مرية أن الكوثر فى الأخرة من أعظم مزايا نبينا ﷺ، ومن ثم قال تعالىٰ: [انا اعطينك الكوثر](الكوثر:1) بنون العظمة الدالة على ذلك و بما قررته علم الجواب عما اعترض به على البقيني۔ [3] (فتاوی کبریٰ، ج۱، ص۲۵)

یعنی امام ابن احجر سے پوچھا گیا کہ کیا آب زم زم افضل ہے یا آب کوثر؟ تو اس کے جواب میں فرمایا: شیخ الاسلام بلقینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آب زم زم افضل ہے کیونکہ معراج کی رات اس سے فرشتوں نے آپ ﷺ کے قلب مبارک کو کھول کر غسل دیا، تو کوثر کے استعمال پر قدرت کے باوجود زم زم کو ترجیح دینا اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔ زم زم کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور کوثر کو ہمارے نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہونا اس کا معارض (مقابل) نہیں کیونکہ کلام دنیاوی فضلیت میں ہے اور آخرت کے لحاظ سے بلاشبہ کوثر کو بہت بڑا اعزاز ہے جو ہمارے نبی کریم ﷺ کو ملے گا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انا اعطینک الکوثر کو پانے لئے منسوب فرمایا جس پر نون متکلم دلالت کرتا ہے اور یہ بڑی عظمت ہے، اور میری تقریر سے بلقینی پر وارد ہونے والے اعتراض کا جواب بھی معلوم ہو گیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کی عجیب و غریب تحقیق:

آپ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں فرمایا کہ افضل کے دو معنی ہیں، ایک ثواب کے لحاظ سے کثرت ہے یہ معنی انسانوں میں جس کو ثواب حاصل ہو، اور اعمال میں وہ عمل جس پر ثواب زیادہ مرتب ہو، اس معنی کی دونوں مذکورہ صورتیں زم زم اور کوثر میں نہیں پائی جاسکتیں اور اگر اس معنی کی یہاں یہ تاویل کی جائے کہ ان کے لین دین میں زیادہ ثواب ہے تو پھر کوثر میں یہ معنی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہماری قدرت سے باہر ہے اس لئے دونوں میں افضلیت کا تقابل نہیں پایا جا سکتا اور یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک کے ساتھ فرشتوں کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے قلب مبارک کو دھونا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے زیادہ ثواب ہے۔

اب صرف افضل کے دوسرے معنی میں بات ہو سکتی ہے اور وہ عند اللہ عظمت شان اور رفعت مقام ہے اور اس معنی پر امام بلقینی کا استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے جب ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے قلب مبارکہ کو دھونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو پیش نظر رکھیں اور یہ معلوم کر لیں کہ ان کے حاصل

---

[3] (الفتاوى الكبرى الفقهية المعروف (فتاوى ابن حجر الهيتمي)، كتاب الطهارة، 12/1)

کرنے میں دونوں پانی زم زم اور کوثر مساوی ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے زم زم وپسند فرمایالہٰذاافضل ہوااس لئے کہ یہ اس کاروائی کے لئے زیادہ موافق اور زیادہ صلاحیت والا تھااس لحاظ سے زم زم کا قدر و منزلت کے اعتبار سے کلی طور پر اعظم ہونالازم نہیں آتا علاوہ ازیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو کسی دوسرے سے شرف حاصل نہیں ہوا ہے بلکہ دوسروں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف پایا ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی رحمت سے نوازتا ہے تاکہ اسے فضیلت دے۔

حکمت ولادت ربیع الاول میں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے لئے رمضان کی بجائے ربیع الاول کو جمعہ کے بجائے سوموار کے دن کو اور کعبہ کے بجائے آپ کی جائے ولادت کو مشرف فرمایا فضیلت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جیسے چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے لیکن امام ابن حجر کا جواب فضیلت کی توجیہہ میں بہت واضح ہے کہ زم زم دنیا میں افضل ہے کیونکہ وہ ہمارے زیر تصرف ہے اور ہمیں اُس پر ثواب ملتا ہے جس سے ہمیں فضیلت میسر ہوتی ہے اور کوثر کا معاملہ اس کے خلاف ہے اگر دنیا میں کسی کو وہ نصیب ہو جائے تو وہ پانے والے کی فضیلت ہوگی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہوگا لامحالہ (یقیناً) کوثر کسی فضیلت پر مرتب ہوگا اور فضیلت دینے والا (زم زم) افضل ہوتا ہے اور آخرت دارالعمل نہیں ہے تاکہ وہاں یہ وجہ پائی جائے اور وہاں کوثر کی فضیلت ظاہر ہوگی کیونکہ وہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر انعامات سے یہ بڑا انعام ہوگا۔

فائدہ: اگر امام ابن حجر کی دلیل درست ہو تو اس سے لازم آئیگا کہ دنیا کے تمام پانی کوثر سے افضل ہو جائیں کیونکہ وہی دلیل یہاں پائی جاتی ہے حالانکہ یہ درست نہیں ہے بلکہ یہاں فضیلت قدر و فخر کی عظمت وبلندی مراد ہے اور فضیلت کا یہ معنی دنیا و آخرت کے لحاظ سے نہیں بدلتا تاکہ دنیا میں ایک چیز دوسری کے مقابلہ میں عند اللہ (اللہ کے پاس) بڑی قدر والی ہو اور جب آخرت برپا ہو تو معاملہ الٹ ہو جائے ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ آخرت میں عند اللہ وہی چیز قدر و منزلت والی ظاہر ہوگی جو یہاں دنیا میں بھی ایسی ہوگی اور جو چیز آخرت میں افضل ہوگی وہ ذاتی طور پر افضل ہوگی اور جو چیز ذاتی طور پر افضل ہوگی وہ ہر جگہ افضل ہوگی اور جب آپ نے آخرت میں کوثر کے افضل ہونے کا اعتراف کر لیا تو ضروری ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں افضل ہو اور کیوں نہ ہو کہ زم زم دنیا کا پانی جنت سے نکلتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کوثر میں دو میزاب (نالے) گرتے ہیں دونوں جنت سے آکر گرتے ہیں ایک سونے اور اور دوسرا چاندی کا ہے اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم نے روایت کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: غور کرو اللہ تعالی کا سامان گراں قیمت والا ہے اور اللہ تعالی کا سامان جنت ہے پھر کوثر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کے لئے وہاں نفع مند ہے جو بھی اسے نوش کرے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا چہرہ کبھی سیاہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے کوثر حضور افضل الانبیاء ﷺ پر احسان فرمایا ہے لہٰذا کوثر ہی سب سے افضل ہے، دعا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علی الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک سے پلائے اور اس کوثر پر ورود (حاضر ہونا) ہمیں نصیب فرمائے حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں سلامتی بزرگی شرف وکرم نازل ہو اور آپ کی برگزیدہ آل پر اور بزرگوار صحابہ پر آپ کے سخی صاحبزادے اور آپ کی بہترین امت پر اور ان کی معیت اور صدقے اور سب سے ہم پر بھی اے ہم پر ان کو بھیج کر احسان فرمانے والے الحمد للہ رب العلمین۔[4] (فتاوی رضویہ شریف، ج۳، ص۲۴۹، مطبوعہ نظامیہ لاہور)

خلاصہ کلام یہ کہ افضل تو آب کوثر ہے لیکن امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دنیا میں افضل آب زم زم ہے لیکن ساتھ یہ بھی کہ اگر کسی خوش بخت کو دنیا میں آب کوثر نصیب ہو جائے تو پھر آب کوثر دنیا میں آب زم زم سے بھی افضل ہے۔

---

[4] (فتاوی رضویہ شریف، 3/249)

فضائل آب زم زم: تفصیل تو فقیر نے رسالہ "آب زم زم کی برکات" میں عرض کر دی یہاں مختصر أفضائل وبرکات حاضر ہیں تا کہ ضعیف الا عتقاد کو انبیاء واولیاء کے ساتھ سچی عقیدت نصیب ہو کہ جن کے پاؤں کی ٹھوکر سے نکلے ہوئے پانی کی یہ فضیلتیں اور برکتیں ہیں تو انکی ذات مقدسہ کی کتنی شان ارفع واعلیٰ ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن آية ما بيننا وبين المنافقين إنهم لا يتضلعون من زمزم [5](ابن ماجہ)

یعنی ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ آب زم زم کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔

زم زم کے پانی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ احترام اور اہمیت دی ایک مرتبہ کنوئیں کے پاس کھڑے ہو کر پانی نکالنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی فتاوی عالمگیری اور طبقات ابن سعد کے مطابق انھوں نے متعدد مرتبہ کنوئیں سے خود ڈول نکال کر اسے کھڑے ہو کر پیا حالانکہ عام حالت میں وہ کھڑے ہو کر پینے یا کھانے کو نہایت برا جانتے تھے اس بناء پر امام شافعی علیہ الرحمہ تو اس حد تک جاتے ہیں کہ جو شخص شارع عام پر کھڑا ہو کر کھائے یا پیئے اس کی شہادت کسی شرعی عدالت میں قبول نہ کی جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ماء زمزم لما شرب له ، إن شربته تستشفي به شفاك الله ، وإن شربته لشبعك أشبعك الله به ، وإن شربته ليقطع ظمأك قطعه الله وهي هزمة جبريل ، وسقيا الله إسماعيل [6](دار قطنی)

یعنی زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے اس کے لئے مفید ہو گا اگر شفاء کی غرض سے پیا جائے تو اللہ عزوجل تمہیں شفاء دے گا اگر پیاس کے لئے پیو گے تو اللہ عزوجل اس سے تسلی دے گا اور اگر سیراب ہونے کے لیئے پیو گے تو اللہ عزوجل تمہیں سیراب کرے گا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا پیاؤ(سبیل یا پانی پینے پلانے کی جگہ) ہے۔

یہی روایت مستدرک حاکم میں انہی سے اس اضافہ کے ساتھ ملتی ہے: وإن شربته مستعيذا عاذك الله [7]

یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے کسی سلسلہ میں پناہ لینے کے لئے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ دے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں:

سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم من زمزم فشرب وهو قائم [8](بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

---

[5] (سنن ابن ماجه ، ابن ماجه ،كتاب المناسك ، باب الشرب من زمزم ،2/1017 ، الحديث: 3061)

[6] (سنن الدارقطني ، كتاب الحج ، باب المواقيت ،2/546 ، الحديث:238/2702)

[7] (المستدرك على الصحيحين ، ، أول كتاب المناسك ، باب ماء زمزم لما شرب له ،2/132 ، الحديث:1782)

[8] (صحيح البخاري ، كتاب الحج ، باب ما جاء في زمزم ،2/590 ، الحديث: 1556)

(صحيح مسلم ، كتاب الأشربة ، باب في الشرب من زمزم قائما ،3/1601 ، الحديث: 2027)

(سنن ابن ماجه ، كتاب المناسك ، باب الشرب قائما ،2/1132 ، الحديث: 3422)

یعنی میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زم زم کا پانی پلایا اور انھوں نے کھڑے ہو کر پیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زم زم کے فوائد کا خلاصہ ان الفاظ میں مروی ہے: ماء زمزم لما شرب له۔[9] (ابن ماجہ)

یعنی زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے مفید ہے۔

ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت کے بارے میں فرمایا:

لأبي ذر وقد أقام بين الكعبة وأستارها أربعين ما بين يوم وليلة ، ليس له طعام غيره ، فقال النبي صلى الله عليه وسلم : " إنها طعام طعم [10] (بخاری، مسلم)

بخاری نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: وشفاء سقم۔

یعنی حضرت ابوذر غفاری نے کعبہ شریف اور اس کے پردوں کے درمیان چالیس دن اور رات گزارے اور ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی وہ اس دوران زم زم پیتے رہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک مکمل خوراک تھی بخاری نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ زم زم صرف خوراک ہی نہیں بلکہ بیماریوں سے شفاء بھی ہے۔ سقم سے مراد صرف بیماری نہیں بلکہ طبیعت کا مضمحل (ست) ہونا بھی ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ کو سقیم کہا تھا جس سے مراد موڈ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ طبیعت اچھی نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

يرحم الله أم إسماعيل لو تركت زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت زمزم عينا معينا [11]

یعنی اللہ تعالیٰ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے کہ اگر وہ زم زم کے پانی کو ویسے ہی چھوڑ دیتیں یا اس کے ارد گرد دیوار یا منڈیر نہ بناتیں تو زم زم ایک زبردست نہر کی صورت اختیار کر لیتا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے زم زم کے پانی سے نہر بننے کے جس امکان کا ذکر فرمایا ہے غالباً یہ اسی سمت اشارہ ہے کہ نہر موجود ہے اگر حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے نہ روکتیں۔ بحر ہے سمندر ہے کہ باوجود بظاہر چھوٹا سا کنواں ہے لیکن دنیا کے کونے کونے تک پہونچتا ہے مکہ معظمہ کے علاوہ حرم کے متعدد مقامات پر تقسیم ہو رہا ہے۔ مدینہ طیبہ کے حرم میں پیا جا رہا ہے ہر ملک کا فرد اپنے علاقہ میں لے جا رہا ہے لیکن چاہ زم زم جیسے تھا ویسے ہے۔

مسجد الحرام کی عمارت کی تاریخ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سنن النسائي ، كتاب مناسك الحج ، باب الشرب من زمزم قائما ، 1132/2 ، الحديث: 3422)

[9] (سنن ابن ماجه ، كتاب المناسك ، باب الشرب من زمزم ، 1018/2 ، الحديث: 3062)

[10] ہمیں بخاری و مسلم میں یہ حدیث شریف نہیں ملی۔ البتہ زاد المعاد میں یہ حدیث موجود ہے اور ذیل میں دیئے گئے الفاظ بھی۔

(زاد المعاد ، فصل الطب النبوي ، فصل أنواع علاجه صلى الله عليه وسلم ص360)

[11] (صحيح البخاري ، كتاب أحاديث الأنبياء ، باب قول الله تعالى واتخذ الله إبراهيم خليلا ، 1228/3 ، الحديث: 3184)

(مسند الإمام أحمد ، ومن مسند بني هاشم ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم ، بداية مسند عبد الله بن العباس ، 348/1 ، الحديث: 3240)

خیر ماء علی وجه الأرض ماء زمزم ۔ [12](ابن حبان، طبرانی)

یعنی اس کرۂ ارض پر سب سے بہترین مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے۔

یہ ایک ایسا ارشاد ہے جس سے بہتر کوئی بات نہیں کی جاسکتی بلکہ خیر سے مطلب مبارک اور بھلائی کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے اور جو کچھ اس پانی میں یا جتنا کچھ اس میں ہے وہ کسی اور پانی میں نہیں۔

محدثین کے مشاھدات: عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جب انھوں نے حج کیا اور آب زم زم پر آئے تو یوں دعا کی: اے پروردگار! ابن الموالی کو محمد نے بتایا اور انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ تمھارے پیغمبر نے کہا ہے کہ زم زم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے مفید ہو گا میں اسے ان اصحاب کے کہنے پر پی کر تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔

ابن الموالی علم الحدیث میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں اور ان کی روایت ہمیشہ معتبر سمجھی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ زم زم کا پانی باعث شفاء ہے ابن القم نے کہا کہ میں نے ذاتی مشاہدہ کیا کہ زم زم پینے سے پیٹ میں پانی کا مریض شفاء یاب ہوا میرا چشم دید واقعہ ہے کہ اس کے علاوہ بڑی اذیت ناک بیماریوں ے مریض اللہ کے فضل سے زم زم پی کر شفاء یاب ہوئے۔

ماء زم زم فقھاء کی نگاہ میں: آب زم زم کی شرافت اور بزرگی کے پیش نظر فقہاء کرام نے اس پانی سے استنجاء وغیرہ مکروہ بلکہ بعض فقہاء نے حرام لکھا ہے۔

فتاوی رضویہ میں ہے: یکرہ الا ستنجاء بماء زمزم لا الاغتسال۔ (در مختار)

یعنی آب زم زم سے استنجاء مکروہ ہے اس سے غسل مکروہ نہیں۔

شامی میں ہے: وکذاازالة النجاسة الحقیقة من ثوبة۔

یعنی ایسے ہی کپڑے اور بدن سے نجاست حقیقی آب زم زم سے ہٹانا بھی مکروہ ہے۔

اوبدنہ حتی ذکر بعض العلماء تحریم ذلک۔ [13] (در مختار)

یعنی یہاں تک کہ بعض علماء نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

سب سے افضل واعلیٰ: امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"سب سے اعلیٰ سب سے افضل دونوں جہان کے سب پانیوں سے افضل، زم زم سے افضل، کوثر سے افضل وہ مبارک پانی ہے کہ بارہا براہِ اِعجاز (معجزہ) حضور انور سید اطہر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

---

[12] فتح القدیر مین اس حدیث شریف کو ابن حبان اور المعجم الکبیر للطبرانی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

(فتح القدير ،كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل في فضل ماء زمزم ،506/2)

(المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، مجاهد عن ابن عباس،98/11، الحديث: 11167)

[13] (فتاوی رضویہ شریف، 45/2)

انگشتانِ مبارک سے دریا کی طرح بہا اور ہزاروں نے پیا اور وضو کیا۔ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ وہ پانی زم زم و کوثر سب سے افضل (ہے)"۔[14] (حاشیہ فتاوی رضویہ)

کیوں جنابِ بو ہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر	جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر	ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش)

انتباہ: اعزاز و اکرام میں عند اکثر الفقہاء آب زم زم کا مرتبہ آخری ہے اس کے بعد آب کوثر اور اس کے فضائل و برکات لکھنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس کی فضیلت و بزرگی کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بہشتی پانی ہے اور بہشت کی ہر شے عیوب و نقائص سے پاک ہے تاہم تبرکاً چند روایات حاضر ہیں۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مبارکہ پڑھ کر فرمایا:

أتدرون ما الكوثر؟ إنه نهر في الجنة وعدنيه ربي فيه خير كثير أحلى من العسل و أشد بياضاً من اللبن و أبرد من الثلج وألين من الزبد حافتاه الزبرجد و أوانيه من فضة عدد نجوم السماء، لا يظمأ من شرب منه أبدا أول وارديه فقراء المهاجرين الدنسوا الثياب الشعث الرؤو الذين لا يزوجون المنعمات ولا تفتح لهم أبواب السدد ويموت أحدهم وحاجته تتلجلج في صدره لو أقسم على الله لأبره۔[15] (روح البیان ج۱۰ ص۵۲۴)

یعنی جانتے ہو کوثر کیا ہے فرمایا وہ جنت میں ایک نہر ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس میں ان گنت خیر و بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے وہ شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم، اس کے دونوں کنارے زبرجد[16] کے اور اس کے برتن چاندی کے اور وہ آسمان کے ستاروں کی گنتی کے برابر ہیں اس سے جو پئے گا پیاسا نہ رہے گا سب سے پہلے اس میں وارد ہونے والے فقراء مہاجرین ہوں گے جس کے کپڑے میلے کچیلے اور اجڑے ہوئے اور بکھرے بالوں والے جس کے ساتھ دولت مند عورتیں نکاح کرنے کو گوارہ نہیں کرتی تھیں ان پر بند دروازے نہ کھولے جاتے تھے اور ان کا ایک جب مرتا تو ضرورت کی فکر ابھی سینے میں کھٹکتی رہی حالانکہ ان کی شان یہ تھی کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کسی کام کے لیئے کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے۔ (یعنی کام کر دے۔)

---

[14] (حاشیہ فتاوی رضویہ، 131/2)

[15] (تفسیر روح البیان، الکوثر/1، 539/10)

[16] زردی مائل سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر یا معدنی جوہر جو زمرد سے مشابہ مگر اس سے کمتر شمار ہوتا ہے۔

کوثر کی آواز اب بھی ہر وقت سنی جاری ھے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں:

من أراد أن يسمع خرير الكوثر فليدخل أصبعيه في أذنيه [17] (روح البیان، ج۱۰، ص۵۲۴)

یعنی جو کوثر(حوض) کی آواز سننا چاہے وہ کانوں میں انگلی دبائے تو وہ آواز اب بھی اپنے کانوں میں سنتا ہے۔

حوض کوثر کی وجہ تسمیہ حضرت عطاء علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حوض کوثر کو اس لئے کوثر کہتے ہیں کہ اس میں وارد ہونے والے ان گنت ہیں۔

حدیث شریف میں ہے: حوضي ما بين صنعاء إلى أيلته [18]

یعنی میرا حوض صنعاء(یمن) سے لے کر ایلہ (بیت المقدس) تک (کی مسافت میں) پھیلا ہوا ہے۔

چاریار رضی اللہ عنھم کے عاشق کو انعام اور ان کے دشمنوں کا برا انجام:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر کے چاروں کونوں پر میرے چاریار ہوں گے ایک کنارے پر ابو بکر دوسرے پر عمر تیسرے پر عثمان چوتھے پر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہوں گے جو ان میں سے کسی ایک سے بغض کرتا ہو گا اسے کوئی بھی حوض کوثر سے کچھ نہ پلائے گا۔ [19]

فائدہ: حوض کوثر میدان حشر میں ہو گا۔

انتباہ: بقول اکثر فقہاء آب زم زم سے آب کوثر افضل ہے۔ اگر چہ علامہ ابن حجر کے نزدیک دنیا میں افضل پانی آب زم زم ہے کچھ بھی ان دونوں پانیوں سے بلکہ تمام دنیا و آخرت کے پانیوں سے وہ پانی افضل ہے جو حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسم اطہر سے چھو کر ظاہر ہوا بطور معجزہ یا ویسے ہی جیسے احادیث مبارکہ میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بقایائے وضو کے حصول کے لئے جان کی بازی لگا دیتے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی صحیح بخاری میں ایک منظر بیان فرمایا ہے کہ راوی نے فرمایا:

خرج علينا رسول الله ﷺ بالهاجرة فأتي بوضوء فتوضأ فجعل الناس يأخذون من فضل وضوئه فيتمسحون به [20]

یعنی راوی کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینے لگے اور بدن پر ملنے لگے۔

لڑمریں گے: صلح حدیبیہ کے موقع پر مسعود ثقفی بحالت کفر صلح کے لئے حاضر ہوئے وہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وضو کے پانی پر صحابہ کرام کا ایک منظر یوں فرماتے ہیں کہ: کادوا يقتتلون على وضوئه [21] (بخاری شریف)

یعنی پانی لینے کے لئے ایسے گرتے ہیں گویا قریب ہے کہ لڑمریں گے۔

---

[17] (تفسير روح البيان، الكوثر/1، 539/10)

[18] ايضاً

[19] ايضاً

[20] (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس، 81/1، الحديث: 185)

[21] (صحيح البخاري، كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، 974/2، الحديث: 2583)

فائدہ: اس قسم کے کئی واقعات احادیث صحیحہ میں ہیں اور وہ بھی صحابہ کرام کے معمولات سے کہ جن کے بالمقابل آئمہ مجتہدین اور مشائخ و اولیائے کا ملین کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہیں قدر و منزلت معلوم ہے کہ شان نبوت کیا ہے۔ اسی لئے ان کی عزت بھی جملہ امت سے بڑھ کر ہے۔

فائدہ: یہ حال تو اس آب مبارک کا ہے جو جسم مبارک کو چھو کر گزرا ہے بعض حضرات نے اس پانی سے وضو مبارک کا بقایا مراد لیا ہے اگر یہی مراد ہے تو اہلسنت کے مذہب کو مزید تقویت پہنچتی ہے کہ جس پانی کو صرف رسول اکرم ﷺ سے انتساب ہوا تو اتنا ذیشان بن گیا کہ اس کے حصول کے لئے صحابہ کرام لڑ مرنے کو تیار تھے۔ پھر اس پانی کا کیا کہنا جو جسم مبارک سے مس کر کے گرا ہے اس سے بڑھ کر اس پانی مبارک کی شان ہے جو جسم مبارک کے اندر سے نکل کر دریا بن گیا۔ اور یہ متعدد بار ہوا جس کی تفصیل مع نقشہ فقیر نے شرح حدائق بخشش میں عرض کر دی ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفاء کرتا ہوں۔

دریا بہا دیئے: امام بخاری نے اس موضوع کا ایک باب باندھا ہے فقیر بخاری شریف کا عنوان مع حدیث مع تشریح عرض کرتا ہے:

خروج الماء من بين اصابعه ﷺ

"عن أنس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه أنه قال رأيت رسول اللّٰه ﷺ و حانت صلاة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم يجدوه فأتی رسول اللّٰه ﷺ بو ضوء فو ضع رسول اللّٰه ﷺ في ذلک الإناء يده وأمر الناس أن يتوضئوا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت أصابعه حتی تو ضئوا من عند آخرهم "[22]

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا مگر لوگوں نے نہیں پایا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھوڑا سا وضو کا پانی لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی ابل رہا ہے یہاں تک کہ ان کے آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

فوائد:

(۱) یہ پانی کس برتن میں تھا اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں ایک میں ہے کہ "بقدح رحراح" کم گہرائی کا چوڑ پیالہ[23] ایک روایت میں ہے کہ "زجاج" شیشے کا پیالہ ایک میں "جفنة" بڑے پیالے میں ایک میں "ميضأة" یعنی وضو کرنے کے برتن میں۔[24] حضرت عبد اللہ بن مبارک کی روایت یوں ہے کہ ایک شخص گیا اور ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لایا اتنا چھوٹا تھا کہ حضور ﷺ نے ہاتھ پھیلایا تو اس میں نہ آسکا تو حضور ﷺ نے انگلیاں سمیٹ لیں۔[25] سابقہ صفحہ پر باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة کے تحت جو روایت ہے وہ اس کے علاوہ دوسرا واقعہ ہے اس لئے کہ اس میں یہ ہے

---

[22] (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، 74/1، الحديث: 167)

[23] پاؤ انچ یا اس سے کچھ زیادہ چوڑا بادلا جو چوڑی کے اوپر لگانے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

[24] (عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، 33/3، الحديث: 167)

[25] (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة، 325/1، الحديث: 167)

کہ جن کے گھر قریب تھے وہ وضو کرنے کے لئے گھر گئے یہ ایک دلیل ہے کہ یہ واقعہ سفر کا نہیں اور اس حدیث سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ سفر کا ہے ورنہ تلاش کے بعد پانی نہ ملنے کا کیا سوال۔

(۲) کتنے آدمی تھے اس بارے میں بھی روایات مختلف ہیں کسی میں ہے کہ پندرہ سو تھے کسی میں ہے کہ آٹھ سو تھے کسی میں ہے کہ تین سو سے زائد تھے کسی میں ہے کہ ستر تھے انگشتان مبارک سے پانی ابلنے کا یہ واقعہ ایک عظیم مجمع میں ہوا۔

(۳) حضور سرور عالم ﷺ کی عزت و احترام کے پیش نظر آپ کے اس پانی کو تمام پانیوں پر یہاں تک کہ زم زم اور آب کوثر سے افضلیت کا عقیدہ ضروری ہے۔ اس سے اہلسنت کو مبارک ہو کہ نسبت کے دامن کی وابستگی سے ہم سب کا بیڑا پار ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۷ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

اگلے صفحہ سے "آبِ زم زم کے فضائل" رسالہ شروع ہو رہا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسول الکریم

امابعد! اسلام کا ہر مسئلہ اپنی حقانیت کی دلیل خود ہے غیر مسلموں کو چیلنج کے لئے اپنی جگہ ہر مسئلہ چیلنج ہے اور رہتی دنیا تک حرف اول کی طرف حرف آخر ہے اس کی مثالیں ہزاروں نہیں کروڑوں ہیں مثلاً آب زم زم نے جب حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ السلام کی ایڑی کو چوم کر کعبہ کی پاک دھرتی میں قدم رکھا ہے ہر دین باطل کو چیلنج کر دیا کہ ہو کسی میں طاقت تو اس کی خداداد کرامت کو مٹا دے یا اس جیسی بزرگی و برکات اپنے میں دکھا دے، ظاہر ہے کہ آب زم زم کے اس چیلنج کو ہزاروں سال گزر گئے کسی باطل مذہب کو اس چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے اور نہ قیامت تک ہو سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ ایسے برگزیدہ آب کے فضائل و برکات کا اظہار ضروری ہے اگرچہ کتب حج میں اس کی مختصر فضائل موجود ہیں لیکن فقیر نے چاہا کہ اس کے تفصیلی فضائل و برکات یکجا بصورت رسالہ جمع ہونے ضروری ہیں تاکہ اہل اسلام اہل باطل کے سامنے اپنا سر اونچا کر سکیں اور اس کے برکات و فیوضات بھی مستفید و مستفیض ہوں چنانچہ لمحات فقیر نے آب زم زم کے بکھرے مضامین کو جمع کرنے پر لگائے ایک بہترین مضمون یکجا جمع ہو گیا اور اس کا عربی اور مشکل نام رکھنے کے بجائے آسان نام رکھا "آب زم زم کی برکات"۔

وماتوفیق الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ الکریم الروف الرحیم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور پاکستان

۲۳ رمضان ۱۳۹۰ھ

زم زم کے اسماء: کعبہ معظّمہ کے قریب بئر زم زم ہے آج کل اسے ڈھک دیا گیا ہے البتہ اس کے لئے فرش پر موٹے الفاظ میں لکھ دیا گیا ہے بئر زم زم یہ دنیا کے تمام پانیوں سے اعلیٰ وارفع ہے سوائے اس پانی کے جو حضور سرور عالم ﷺ سے مس ہو کر گرایا آپ کی انگلیوں سے چشمہ کے طور ابلا یہ مبارک پانی آب زم زم بلکہ آب کوثر سے بھی افضل ہے۔

آب زم زم کے متعدد اسماء ہیں: (۱) زم زم (۲) مکتومۃ (۳) مضنونۃ (۴) شباعۃ (۵) سقیاء الرواء (٦) رکضۃ جبریل (۷) ھزمتہ جبریل (۸) شفائے سقم (۹) طعام طعمّ (۱۰) حفیرۃ عبد المطلب (۱۱) زم زام (۱۲) زوزم۔ [26] (لسان العرب ص ۱۲٦ ج ۱۵ باب الزاء)

---

[26] (المعجم الإسلامي ، بأب الزاي مع الميم ، 708/2)

آب زم زم کا محل وقوع: مکہ معظّمہ کی مسجد الحرام میں کعبہ شریف سے ۱۵ میٹر کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں حجر اسود کی سیدھ میں ایک کنواں واقع ہے جس کے پانی کو آب زم زم کہتے ہیں یہ کنواں کعبہ شریف سے بھی قدیم ہے اور اس کی گہرائی کے بارے میں اب تک قیاس تھا کہ وہ ۱۴۰ فٹ ہے لیکن حالیہ پیمائش پر یہ ۲۰۷ فٹ گہرا پایا گیا ممکن ہے پانی کی مسلسل نکاسی کی وجہ سے یہ نیچا ہو گیا ہو مسلمانوں کے نزدیک اس کا پانی متبرک ہے۔

زم زم کی وجہ تسمیہ: تفسیر روح البیان میں ہے کہ جب انہیں اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیٰ نبینا و علیہم السلام کو پیاس نے تنگ کیا تو بی بی صاحبہ صفا و مروہ پر دوڑتیں اور پہاڑ پر چڑھ کر دعا مانگتیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی بدولت چشمہ زم زم کھولا اور قیامت تک بندوں پر ان کے مابین دوڑنا اور پہاڑیوں پر چڑھنا اور وہاں دعا مانگنا عبادت بنا دیا۔[27]

حدیث شریف: میں ہے صفا و مروہ بہشت میں دو دروازوں کا نام ہے اور یہ دو مقام ایسے ہیں جن کے درمیان دعا مستجاب ہوتی ہے اور ان دونوں کے درمیان ستر ہزار نبیوں کے مزارات ہیں اور ان کے درمیان دوڑنے سے ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: جو لوگ مزارات کی حاضری کو شرک سمجھتے ہیں ان کے نزدیک صفا و مروہ شرک ہو لیکن مجبوری سے دوڑتے بھی ہیں اور یہ تاویل گھڑ لیتے ہوں گے کہ یہ روایت ضعیف یا موضوع ہے سچ ہے۔

دل کے بہلانے کے لئے غالب یہ گمان اچھا ہے

گفتہ او گفتہ اللہ بود: احادیث شریفہ میں ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی مارنے سے چشمہ ابل رہا تھا تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا زم زم یعنی ٹھہر جا جس سے اس کا نام زم زم پڑ گیا حوادث زمانہ سے یہ چشمہ دب گیا، سینکڑوں سال بعد رسول خدا حضرت محمد ﷺ کے جد امجد عبد المطلب نے اس چشمے کی جگہ کو کھودا یہ کنواں مربع پتھروں کا بنا ہوا ہے اور یہ سترہویں صدی عیسوی کی تعمیر ہے اسلام سے پہلے ایرانی بھی اس کنوں کی برکتوں سے فیض یاب ہونے کے لئے آتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ۲۲۴ ق م میں ساسانی خاندان کا بانی اور ایران کا بادشاہ ساسان بن بابک بھی اس کی زیارت کو آیا تھا۔

ابتدائے زم زم کی تاریخ: آج سے تقریباً چھ ہزار سال قبل حضور اکرم ﷺ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے حکم کی تعمیل میں اپنی زوجہ حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع (مکہ) میں چھوڑ دیا اور خود گھر واپس لوٹ آئے۔ جب نان و نفقہ اور پانی ختم ہو گیا تو مائی حاجرہ رضی اللہ عنہا اپنے لخت جگر، آنکھوں کے تارے، دل کے سہارے، سینے کی ٹھنڈک حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دامن کوہ صفا و مروہ میں لٹا کر پانی کی تلاش میں دونوں پہاڑیوں کی چوٹیوں پر باری باری دوڑتی رہیں، دوسری طرف ابراہیم علیہ السلام کو سو سال کی عمر میں ملنے والے معصوم بچے کی زبان آفتاب کی تمازت کے باعث لاحق ہونے والی شدت پیاس کی وجہ سے تالو سے لگ رہی تھی بچہ رو رو کر اپنی پیاس کا احساس اپنی والدہ کو دلا رہا تھا مگر وادی غیر ذی زرع (مکہ) میں کوئی پانی کا قطرہ ہے اور نہ ہی سایہ، نیلے اور وسیع آسمان پر بھی بادل کے کسی ٹکڑے کا نشان تک نہیں تھا بچہ اپنی نرم ایڑھیوں سے زمین کو رگڑ رہا تھا کہ قدرت الٰہی کے خاص فضل و کرم سے ایڑھیوں کی رگڑ کے مقامات سے شفاف، خوش ذائقہ، پاک اور مطہر پانی نکلنا شروع ہو گیا جب حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا نے پہاڑ کی چوٹی سے واپس آکر بچے کو دیکھا تو ساتھ والے پانی کے ارد گرد مٹی اکٹھی کر کے بند

[27] (تفسیر روح البیان ،البقرۃ 251 ، المجلد 1)

باندھنا شروع کیا اور زبان سے فرمایا۔ زم زم یعنی رک جا انہی الفاظ پر اس پانی کا نام ہی آب زم زم پڑ گیا اور یہ واقعہ مختلف تاریخی حوالوں کے مطابق آج سے تقریباً چھ ہزار سال پہلے کا ہے۔

زم زم کی لغوی تحقیق: زم زم زمہ سے ماخوذ ہے روی عن الحربی سمیت:

زم زم بزمزمة الماء وهي صوته۔ [28] (تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ص ۱۷۱)

ترجمہ: حربی سے روایت ہے کہ زم زم کو زم زم اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے پانی کے نکلنے سے زم زمہ پیدا ہوتا ہے۔

عربی لغت میں زم زم اور زم زمہ کے معنی ہیں، دور سے گنگناہٹ سنائی دینا، بکھری ہوئی چیز کو جمع کرنا، حفاظت کرنا۔

فرشتہ کے زمین پر ایڑی مارنے سے جب پانی نکلنا شروع ہوا تو اس سے جو زم زمہ (آواز) حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنی اس بنا پر اس کو زم زم کہہ کر پکارا گیا۔

ایک روایت یہ ہے کہ سریانی زبان میں زم زم کے معنی ٹھہر ٹھہر کے ہیں چشمہ سے جب پانی ابلنے لگا تو حضرت سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منڈیر بنا کر اس کو روکنا چاہا، اس موقع پر بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا زم زم اس پہ چشمہ زم زم کے نام سے موسوم ہو گیا۔

فائدہ: تورات میں اس طرح نام رکھنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں خود سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام بھی اسی طرح رکھا گیا تھا اسی لئے اس کا نام چاہ اسماعیل ہے۔

فضائل زم زم: زم زم کا پانی صرف پیاس ہی نہیں بجھاتا بلکہ اس میں غذائیت بھی ہے وہ جسم کو پروان چڑھاتا ہے، قوت ہاضمہ میں مدد دیتا ہے اس کی مزید تحقیق آئے گی یہاں ایک واقعہ ملاحظہ ہو:

(۱) حکایت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ: صحیح مسلم میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آغاز اسلام میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کی خبر سن کر مکہ مکرمہ آئے تو ان کو پورے ایک مہینہ تک بار گاہ نبوت میں حاضری کا موقع نہ مل سکا زادراہ کچھ موجود نہ تھا، صرف زم زم کا پانی پی کر یہ مدت بسر کی، خود ان کا بیان ہے: فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما أجد على كبدي سخفة جوع۔ [29] (صحیح مسلم ص ۳۰)

یعنی میں موٹا ہو گیا حتیٰ کہ میرا پیٹ بڑھ گیا، میں نے اپنے جگر میں بھوک کے ضعف کا کوئی اثر نہیں پایا تھا۔

(۲) حضور اکرم ﷺ نے آب زم زم کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: إنها مباركة إنها طعام طعم۔ [30] (صحیح مسلم ایضا)

یعنی اس میں برکت ہے اور وہ سیر کرنے والی غذا ہے۔

(۳) معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم زم زم کو شباعہ بھی کہتے ہیں (یعنی سیر کرنے والا) کیوں کہ اس کے پینے سے پیٹ بھرتا ہے اور ہم اہل وعیال کے لئے اسے اچھی چیز پاتے ہیں۔ [31]

---

[28] (تاريخ عمارة المسجد الحرام بما احتوى من مقام إبراهيم وبئر زمزم والمنبر وغير ذلك. ص87)

[29] (صحيح مسلم .كتاب فضائل الصحابة . باب من فضائل أبي ذر رضي الله عنه .1922/4. الحديث: 2473)

[30]) ایضاً

(۴)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

خیر ماء علی وجه الارض ماء زمزم۔ [32](معجم کبیر طبرانی وابن حبان تاریخ عمارۃ المسجد الحرام ۱۸۶)

یعنی بہتریں پانی میں آب زم زم ہے۔

(۵)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمام روئے زمین میں سے بہتر پانی زم زم کا پانی ہے اس میں بھوک کے لئے غذائیت اور بیماری کے لئے شفاہے۔[33]

(۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم آب زم زم کو شفاعت کہتے تھے اور اس کو اپنے بچوں کے لئے معاون پاتے تھے۔[34](معجم الکبیر، طبرانی)

(۷)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آب زم زم جس غرض کے لئے پیا جائے وہی غرض پوری کرتا ہے اگر اسے شفاء کی غرض سے پیا جائے تو شفادے گا اگر سیر ہونے کے لئے پیا جائے تو اسے اللہ تعالیٰ سیر کرے گا اگر پیاس بجھانے کے لئے تو پیاس بجھائے گا۔[35](دار قطنی)

فائدہ: حاکم نے مستدرک میں اس قدر اضافہ کیا ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لئے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ پناہ دے گا۔ [36]

جامع صغیر میں ہے زم زم کا پانی اور جہنم کی آگ یکجا جمع نہیں ہو سکتے بندے کے پیٹ میں۔[37]

مسئلہ: فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ زم زم کا پانی خود اپنے ہاتھ سے نکالا جائے اور قبلہ کی جانب رخ کر کے خوب سیر ہو کر پیا جائے اور ہر سانس میں نظر اٹھا کر بیت اللہ کو دیکھے اور بچا ہوا پانی اپنے منہ اور جسم پر مل لیا جائے اور اگر ہو سکے تو کچھ اپنے جسم پر بھی ڈال لے۔[38]

---

[31] (المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، أبو الطفيل عن ابن عباس،10/272، الحديث: 10637)

(المصنف ،بَابُ زَمْزَمَ وَذِكْرِهَا،5/116، الحديث: 9120)

[32] فتح القدیر میں اس حدیث شریف کو ابن حبان اور المعجم الكبير للطبرانی کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

(فتح القدير ،كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل في فضل ماء زمزم ،2/506)

(المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، مجاهد عن ابن عباس،11/98، الحديث: 11167)

[33] (المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، مجاهد عن ابن عباس،11/98، الحديث: 11167)

[34] (المعجم الكبير ، باب العين ، من اسمه عبد الله ، أحاديث عبد الله بن العباس بن عبد المطلب ، وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما ، أبو الطفيل عن ابن عباس،10/272، الحديث: 10637)

[35] (سنن الدارقطني، كتاب الحج ، باب المواقيت،2/546، الحديث: 10637)

[36] (المستدرك على الصحيحين ، أول كتاب المناسك ، باب ماء زمزم لما شرب له ،1/646، الحديث:1739/131)

[37] (تاريخ عمارة المسجد الحرام بما احتوى من مقام إبراهيم وبئر زمزم والمنبر وغير ذلك،ص98)

[38] (الفتاوى الهندية ، أول كتاب المناسك ، باب كيفية أداء الحج ،1/299)

(۸) حضور اکرم ﷺ نے خود دست مبارک سے ڈول کھینچ کر آب زم زم نوش فرمایا تھا زم زم پینے کے وقت یہ دعا پڑھی تھی:

اللهم أسألک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاء من کل داء [39]

یعنی اے اللہ! مجھے فائدہ پہنچانے والا علم عطا فرما اور میرے رزق میں وسعت دے اور ہر بیماری سے مجھے شفا عطا فرما۔

(۹) بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آب زم زم کو کھڑے ہو کر پیا ہے۔ [40] (صحیح بخاری)

(۱۰) حضور ﷺ کو آب زم زم بہت مرغوب تھا، فتح مکہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے مکہ کے عالم اور نامور خطیب، حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھ کر آب زم زم طلب فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آب زم زم کی دو مشکیں اونٹ پر لدوا کر خدمت اقدس میں مدینہ منورہ بھیج دیں۔ [41]

معمول رسول اللہ ﷺ: حضور نبی پاک ﷺ آب زم زم بڑے احترام کے ساتھ پیتے رہتے اور جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو صلح حدیبیہ کے موقع پر منگوا کر پیا اور واپسی میں ساتھ لے کر آئے ان کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے مزید استفادہ کے لئے سفر حج کے بعد واپسی میں ہمراہ لایا کرتے تھے اور یہ خوش رسم اسی انہاک سے آج بھی جاری ہے یہ انہاک اتنا زور پر ہے کہ حجاج وزائرین مدینہ اپنے ذوق کا سامان تو چھوڑ سکتے ہیں لیکن آب زم زم حج وعمرہ کا گویا کا جزو ہو گیا ہے لیکن افسوس سعودی جہاز اسے کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ بارہا آنکھوں دیکھا حال ہے کہ جہاز سے اتار کر گرا دیتے ہیں ہاں کوئی ہاتھ میں لے کر چلے تو پھر وہ مجبور ہیں پی آئی اے سروس فراخ دل واقع ہوئی ہے وہ اسے جہاز پر لے جاتے ہیں اور ان کی طرف سے کسی قسم کی رکاوٹ بھی نہیں۔

(۱۱) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول اللهﷺ امر رجلا من قریش فی المدة ان یاتیه بماء زمزم الی الحدیبیة، فذهب به منه إلى المدينة [42]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے مذاکرات کے دوران قریش کے ایک شخص کو اس بات پر حدیبیہ میں مامور کیا کہ وہ زم زم لائے وہ لایا اور آپ ﷺ اسے واپسی میں مدینہ بھی ہمراہ لے کر گئے۔

(۱۲) نبی ﷺ نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے عالم اور خطیب سہیل بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فوری تعمیل کے لئے ایک مراسلہ صادر فرمایا:

ان جاءك كتابي ليلا فلا تصبحن او نهارة فلا تمسين حتى تبعث الى مرادتين من ماء زمزم۔ [43] (رسالات نبویہ ﷺ)

---

[39] (المستدرك على الصحيحين، أول كتاب المناسك، باب ماء زمزم لما شرب له، 646/1، الحديث:131/1739)

[40] (صحيح البخاري، كتاب الحج، باب ما جاء في زمزم، 590/2، الحديث: 1556)

[41] (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، الباب سابع في فضائل زمزم، 183/1)

[42] (جامع الأصول في أحاديث الرسول، الفصل السادس في ماء زمزم، 350/3، الحديث: 1773)

[43] (مجموعة رسائل الرسول النبي محمد بن عبد الله، ص92)

یہ عبارت ہمیں المقاصد الحسنۃ میں تھوڑے مختلف الفاظوں کے ساتھ ملی۔ "ان وصل كتابي ليلاً فلا تصبحن أو نهاراً فلا تمسين حتي تبعث الي بماء زمزم"

(المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة، حرف الميم، ص412، الحديث: 1773)

یعنی میرا خط تم کو جس وقت بھی ملے اگر شام کو ملے تو صبح تک انتظار نہ کرنا اور اگر صبح کو ملے تو شام ہونے سے پہلے مجھے زم زم کا پانی روانہ کر دینا۔

همه گیر فوائد: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زم زم کا پانی جس نیت اور ارادے سے پیا جائے اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے گا مسلمانوں کے لئے مزید کسی دلائل و براہین کے بغیر نبی علیہ السلام کے ارشادات کو بغیر چوں وچرا اں قبول کر لینا بہتر ہے کیوں کہ نبی اکرم ﷺ کی ہر بات سچی ہے آپ کا ارشاد درست ہے گویا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ اگر انسان بیمار مرض سے نجات کے لئے، پیاسا تسکین پیاس کے لئے، بھوکا احساس بھوک کی دوری کے لئے، غم زدہ رنج و ملال سے کنارہ کشی کے لئے اور محتاج حاجت روائی کے لئے اللہ پر یقین رکھتے ہوئے زم زم کا پانی خوب سیر ہو کر پیئے گا تو اللہ رب العزت اس کی ہر خواہش کو پورا کر دے گا۔ اس سلسلے میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جس غرض کے لئے زم زم پیا اللہ تعالیٰ نے مراد پوری کی انہی خصوصیات اور منافع کو سامنے رکھتے ہوئے ایک عربی شاعر نے بھی لب کشائی کی:

تَبارَكتَ أَنهارُ البِلادِ سَوائِحٌ	بِعَذبٍ وَخُصَّت بِالمُلوحَةِ زَمزَمُ

ترجمه: دوسرے شہروں کی نہریں اپنی روانی کے لئے بابرکت ہیں لیکن زم زم کا پانی اپنی شیرینی، مٹھاس، نمکینی اور مَلَاحَت (سانولے پن) کے لئے مخصوص ہے۔ (دیوان، معری)

آب زم زم کی خصوصیات اور اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فرامین کی روشنی میں جدید محققین نے آب زم زم کا تجربہ کیا تاکہ اس کے مُسَكِّنِ پیاس (پیاس کو تسکین دینے والا)، مُغَذِّی (طاقت ور غذا پہنچانے والا) اور شفائی تاثیرات کا سربستہ راز افشاں ہو سکے چنانچہ سب سے پہلے یہ اہم کارنامہ ایک مصری ڈاکٹر نے انجام دیا اس کے تجربہ کے مطابق آب زم زم میں بے شمار طبی فوائد ہیں جن کی تفصیل آئندہ اوراق میں آئے گی ان شاء اللہ۔

تبرک حجاج: حجاج کرام کی کثیر جماعت اپنے معزز احباب کے لئے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین مقدس کے تحائف لاتی ہے ان میں جائے نماز اچھے ملبوسات، قلم، خوشبویات اور بچوں کے کھلونے شامل ہوتے ہیں تمام حجاج کے تحائف میں جو چیز مشترک ہے وہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے بے شمار فوائد کے حامل کھجوریں اور آب زم زم ہیں، کسی بھی حاجی سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے جب بھی کوئی فرد اس کے دروازے پر حاضر ہوتا ہے تو حاجی صاحبان اپنے دوست کا استقبال آب زم زم اور کھجوروں سے کرتے ہیں آب زم زم اور کھجوروں کے فوائد کے بارے میں مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدس کی زبان اطہر سے نکلنے والے بے شمار الفاظ کے موتی اوراق کی زینت بنے ہیں ان احادیث کی روشنی میں آب زم زم کی خصوصیات اور اس کے بارے میں جدید محققین کی آراء بھی قابل مطالعہ ہیں۔

فوائد زم زم: آب زم زم نہ صرف H_2O کا مرکب ہے بلکہ اس میں کائنات کے پورے عناصر کم و بیش موجود ہیں کہ آب زم زم ایک مکمل خوراک ہے اور صرف اس کے استعمال سے انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ اوراق میں احادیث اور واقعات کو آپ نے پڑھا احادیث میں آب زم زم کے بہت سے فوائد گنوائے گئے ہیں جس میں سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ قادر مطلق نے اس میں امراض سے شفا کی خصوصیت رکھی ہے نیز اس میں غذائیت اور توانائی بھی موجود ہے جب کہ دوسری اقسام کے تمام پانیوں میں یہ خصوصیات نہیں ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا عام میٹھے پانی کے بارے میں ارشاد ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ مشروب ٹھنڈا میٹھا پانی تھا۔ [44]

[44] (سنن الترمذي، كتاب الأشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء أي الشراب كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، 272/4، الحديث: 1895)

آب زم زم میں یہ دونوں خصوصیات درجہ اتم پائی جاتی ہیں آب زم زم نہایت شفاف، خوش ذائقہ، ٹھنڈا اور مُطَہَّر (پاک کیا گیا) ہے۔

انگریز نے اعتراف کرلیا: سعودیوں کو چونکہ انگریزوں سے عقیدت ہے اسی لئے بطور عقیدت سلطان بن سعود نے آب زم زم کا گلاس خادم کے ذریعہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر چرچل کو پیش کیا اس کا تذکرہ کرتے ہوئے چرچل نے لکھا ہے:

”سلطان کے خادم نے مجھے آب زم زم کا ایک گلاس پیش کیا جو اتنا شیریں اور لذیذ تھا کہ میں نے زندگی میں ایسا پانی کبھی نہیں پیا“۔ [45]

کیمیاوی تجزیہ اور فوائد طبیہ: آب زم زم کے شفائی کمالات اور اس کے عجیب و غریب اثرات ساری دنیا کے لئے حیرت کی بات رہے ہیں اور لوگ ہمیشہ یہ جاننے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ اس میں کونسے ایسے اجزاء ہیں جو اسے پیاس کے لئے تسکین، بھوک کی تسلی، بیماری سے شفا دینے والا بنا دیتے ہیں۔ پرانے حکماء کے نزدیک سونا قیمتی ہونے کی وجہ سے مفید ترین چیز تھا چونکہ حجاز مقدس میں سونے کی کانیں موجود ہیں اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ اس پانی میں سونا شامل ہے جو پینے والوں کو توانائی دیتا ہے۔

آنکھوں دیکھا حال: سعودی دور میں بئر زم زم کی صفائی کرائی گئی کنوئیں کی صفائی کے دوران گہرائی میں دیواروں پر چاروں جانب چمکتے ہوئے سنہری ذرے نظر آئے تھے جس سے عام لوگوں کا تاثر یہ تھا کہ یہ کنواں ایسے علاقہ میں نکالا گیا جہاں سونے کی کان موجود تھی اس مشاہدے کی بنا پر اکثر لوگ اس پانی میں سونے کی کان ہوگی پر یقین رکھتے تھے۔

مصری تحقیق: ابتدائی طور پر مصری کیمیادانوں نے آب زم زم کے اجزاء معلوم کرنے کی کوشش کی اور ان کی تحقیق کے مطابق زم زم کے پانی کی کیمیاوی تحلیل سے اس میں حسب ذیل معدنی اجزا کا انکشاف ہوا ہے۔

(۱) میگنیشیم سلفیٹ	MAGNESIUM SULPHATE
(۲) سوڈیم سلفیٹ	SODIUM SULPHATE
(۳) سوڈیم کلورائڈ	SODIUM CHLORIDE
(۴) کیلشیم کاربونیٹ	CALCIUM CARBONATE
(۵) پوٹاشیم نائٹریٹ	POTASSIUM NITRATE
(۶) ہائیڈروجن سلفائڈ	HYDROGEN SULPHIDE

ان اجزاء میں حسب ذیل خواص پائے جاتے ہیں۔

میگنیشیم سلفیٹ: میگنیشیم سلفیٹ کا استعمال اعضاء کی حرارت کو دور کرتا ہے، قے، متلی اور دوران سر (دردِ سر) کے لئے یہ بے حد مفید ہے جب کہ شَحْمی مادہ (چربی) ختم کرکے مضر اجزاء کو ختم کرتا ہے۔

(مسند الإمام أحمد ، باقي مسند الأنصار ، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها. 38/6. الحديث: 23580)

[45] (ماہنامہ پیام دہلی، ہفت روزہ الہام، بہاولپور)

سوڈیم سلفیٹ: سوڈیم سلفیٹ یہ ایک قسم کا نمک ہے جو قبض کو دور کرتا ہے وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کے لئے بے حد فائدہ مند ہے ذیابیطس، پتھری اور استسقاء (پیاس لگنے والی بیماری) کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

سوڈیم کلورائد: انسانی خون کے لئے یہ نمک بے حد اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ اور نظام جسمانی کو برقرار رکھنے کے لئے، آنت اور پیٹ کے درد کے علاوہ بے حد فائدہ بخش ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ: کیلشیم کاربونیٹ، خوراک کو ہضم کرنے اور پتھری کو توڑنے اور وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کے لئے ہے نیز اعضاء کی حِدّت اور لُوکا اثر زائل کرنے کے لئے بھی ہے، پوٹاشیم نائیٹریٹ، تھکن اور لو کے اثرات زائل کرتا ہے دمہ کے لئے بے حد مفید پسینہ بکثرت لاتا ہے زم زم کے پانی کو ٹھنڈا رکھنے میں پوٹاشیم نائیٹریٹ کا بڑا حصہ ہے۔

نائٹروجن سلفائیڈ: تمام جلدی امراض کے لئے مفید ہے زکام میں اس کے استعمال سے راحت ہوتی ہے جراثیم کش ہے قوت ہاضمہ قوت حافظہ کے علاوہ دیگر دفاعی قوتوں کو فائدہ پہنچاتا ہے بواسیر کے مریضوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوا ہے بہر حال یہ جملہ خوبیاں بیک وقت آب زم زم میں موجود ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس کا تعلق قدم اسماعیل علیہ السلام سے ہے اور جس چیز کا انبیاء سے نسبت ہو جائے وہ واقعی متبرک ہے، ہائیڈروجن سلفائڈ زم زم میں خاص طور سے موجود ہے تازہ زم زم پینے سے اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے غرض کہ آب زم زم نہ صرف ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے بلکہ بہت سے فوائد کے لحاظ سے خاص اثر رکھتا ہے۔

مزید تحقیق: مذکورہ بالا تجزیہ حتمی نہیں تو غلط بھی نہیں جیسے آگے چل کر خالد غزنوی وہابی نے کہہ دیا، ہاں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ فیصلہ آخری اور حتمی نہیں کیوں کہ مزید نفع بخش اجزاء کی بھی نشاندہی ہوئی ہے۔

۱۹۶۳ء میں پاکستانی ڈاکٹر مسعود نے حکومت کے تعاون سے آب زم زم کا تجزیہ کیا ان کی رپورٹ کے مطابق آب زم زم کا ردعمل کھاری ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اجزا ایک لاکھ حصہ آب زم زم میں کاربونک ایسڈ ۱۵ء۸۶، نائیٹریٹ ۱۲ء۴، سوڈیم کلورائڈ ۱۵ء آئرن (فولاد) ا ء سلفیٹس ۸۲ء۵ کل سالڈر ۵۴ء عارضی، بھاری پن ۳۹ء۲، مستقل بھاری پن ۱۴ء۸، کل بھاری پن ۵۴، پوٹاشیم ۱۷ء اور سوڈیم ۲ء ۲ حصے پایا جاتا ہے اس کے علاوہ لائم یعنی چونا کی قلیل مقدار پائی جاتی ہے پہلے تجزیہ میں آئرن (فولاد) کا ذکر نہیں تھا اور نہ ہی اس میں آب زم زم میں پائے جانے والے معدنی و کیمیاوی اجزاء کی مقدار درج تھی فولاد جو آب زم زم میں ایک لاکھ میں اء ہے جب کہ عام پانی میں اس سے کہیں کم ہوتا ہے اسی طرح پوٹاشیم کی مقدار بھی عام پانی کی نسبت بہت زیادہ ہے۔

یہ کیمیکل تجزیات ہیں کچھ بھی بتائیں ہمارا ایمان و یقین نبی ﷺ کے فرمودات کے مطابق ہونا چاہئے کیمیائی امتحان سے حاصل ہونے والے اجزاء کی موجودگی میں ہم چند امراض کے علاج کی نشاندہی ہی کرسکتے ہیں جب کہ نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق اس میں شفا ہے جس کے لئے مختلف تجربات شاہد ہیں اسی طرح تجزیہ غذائی اجزاء کی شہادت نہیں دے گا جب کہ صحابی رسول ﷺ کا واقعہ حدیث میں موجود ہے اور اس وقت تجربہ کیا جاسکتا ہے کہ آب زم زم کے سیر ہو کر پینے سے کھانے کی طلب باقی نہیں رہتی اور اس کے مسلسل استعمال سے جسم میں کسی قسم کی کمزوری، لاغری، ناطاقتی اور بیماری لاحق نہیں ہو تی بلکہ جسم میں چستی غالب رہتی ہے۔

سرمہ روشنی افزا: آنکھوں میں لگانے والا سرمہ پیسنے کے لئے عرق سونف یا عرق گلاب استعمال کیا جاتا ہے بعض اطباء نے عرق کی جگہ آب زم زم میں سرمہ کھرل کیا ہے، زم زم پانی کی برکت کے ساتھ ساتھ اس میں موجود جست میگنیٹ اور گندھگ اس سرمہ کی افادیت میں خصوصی طور پر اضافہ کرتے ہیں۔

تردید از وھابی: خالد غزنوی غیر مقلد نے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ ۱۹۳۵ء کا یہ تجزیہ نامکمل اور غلط ہے کیوں کہ اس کے مطابق پانی میں قلمی شورہ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہیں موٹی بات یہ ہے کہ جس پانی میں یہ عناصر ہوں وہ انسانی استعمال کے قابل نہیں ہوتا یہ نتیجہ کسی بھی پانی میں میسر آئے تو صاف ظاہر ہے کہ اس پانی میں گندے نالے کا پانی شامل ہو گیا ہے مکہ معظّمہ میں اس وقت گندے نالے نہیں تھے گھروں میں بیت الخلاء کے نیچے ایک گہرا کنواں بنا کر غلاظت اس میں جمع ہوتی رہتی جس کا کچھ حصہ رستے رستے زیر زمین پانی میں شامل ہو جاتا تھا۔

پاکستانی سائنس دانوں میں ڈاکٹر راجہ ابو سمن، عبد المنان اور پروفیسر غلام رسول قریشی نے علیحدہ علیحدہ اور مختلف ادوار میں اس پانی کا تجزیہ کیا ہے ان کو ایسی کوئی چیز اس پانی میں نظر نہیں آئی جو کثافت کا پتہ دے مرحوم میاں نذیر احمد جیا باجی پنجاب کے چیف انجینئر رہے ہیں، انھوں نے سعودی عرب میں زراعت کو فروغ دینے کے لئے آبپاشی کے ذرائع تلاش کر کے اپنی رپورٹ ایک خوبصورت کتاب میں صورت مرتب کی جس میں انھوں نے زم زم کا کیمیاوی تجزیہ بھی کیا ہے انھوں نے زم زم کے پانی کو کسی بھی کثافت سے پاک اور پینے کے لئے کیمیاوی طور پر دنیا کا بہترین پانی قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر عبد المنان اور راجہ ابو سمن، نے مکہ معظّمہ کے تمام کنوؤں میں ایسے ریڈیائی عناصر ڈال دیے جن کی تعداد اگر کسی چیز میں لاکھواں حصہ بھی ہو تو ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے مدت تک طویل مشاہدات کے باوجود زم زم کے پانی میں ریڈیائی اجزاء کی موجودگی نہ پائی گئی ان کے اس تجربہ سے ایک اہم بات ثابت ہوئی مکہ میں جتنی بھی غلاظت ہو اس کے زیر زمین پانی میں اگر آلودگی یا کثافت موجود ہو تو وہ زیر زمین پانی کے عام اصولوں کے برعکس زم زم میں نہیں آتی علم صحت میں عام اصول ہے کہ قبرستان سے دو سو گز تک اور گندگی کے ذخائر سے ۱۰۰ گز تک کنواں نہ بنایا جائے کیوں کہ ان مقامات کی کثافت پانی میں شامل ہو جاتی ہے ہم نے حرم شریف کے اندر خدام کی رہائش گاہیں بیت الخلاء اور ملحقہ محلوں حمیدیہ "جہاد" جیاد ہسپتال میں زیرِ زمین غرقیاں(نالیاں) دیکھی ہیں۔ فنی طور پر ان غرقیوں سے آلودگی کا قریب کے کسی بھی کنویں میں شامل ہو جانا ایک لازمی امر تھا لیکن کسی بھی تجزیہ بلکہ اب جدید تین جوہری مشاہدات سے ۱۹۷۵ء میں بھی کوئی آلودگی یا غلاظت آب زم زم میں نہیں مل سکی۔

ڈاکٹر غلام رسول قریشی لاہور کے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں علم الامراض کے پروفیسر ہیں۔ پروفیسر قریشی نے آب زم زم کا تفصیلی تجزیہ اپنی ذاتی لیبارٹری میں کیا ہے ان کے مشاہدات کے مطابق اس پانی میں دیگر عناصر کے علاوہ فولاد "میگنیز" جست اور کافی مقدار میں گندھک اور آکسیجن سے مرکب سلفیٹ اور سوڈیم ملتے ہیں پروفیسر قریشی کہتے ہیں کہ ان موجودات کی وجہ سے یہ پانی خون کی کمی کو دور کرتا ہے دماغ کو تیز کرتا ہے اور ہاضمہ کی اصلاح کرتا ہے۔

سعودی عرب کی وزارتِ زراعت نے ۱۹۷۱ء میں آب زم زم کا کیمیائی تجزیہ دو مرتبہ کروایا اور ان کے نتائج مصری ماہرین سے مختلف رہے ہیں ان تجزیوں میں پانی کی کیمیاوی اجزاء کے علاوہ اس میں موجود آکسیجن پر بھی توجہ دی گئی۔ جدید تحقیقات کے مطابق کسی پانی میں آکسیجن کو قبول کرنے کی ضرورت ایک تو کیمیاوی عمل کے لئے ہوتی ہے جسے C.O.D کہتے ہیں پانی کے کیمیاوی اجزاء میں کچھ ایسے عمل میں مصروف ہوتے ہیں جن میں ان کو آکسیجن درکار ہوتی

ہے پانی میں اگر کسی قسم کے جراثیم پرورش پارہے ہیں، تو ان کو اپنی افزائش کے لئے آکسیجن کی ضرورت پڑتی ہے۔ جسے B.O.D کہتے ہیں زم زم کے پانی میں ان دونوں کا تناسب عام طور پر اس طرح ہیں:۔

C.O.D ۵۵ ملی گرام فی لیٹر

B.O.D ۸ء ۵ ملی گرام فی لیٹر

عالمی ادارہ صحت نے پینے والے پانی میں صحت کا معیار قائم رکھنے کے لئے جس قدر آکسیجن کو تندرستی کی حد تک درست قرار دیا ہے۔ زم زم میں آکسیجن کی مقدار اس سے آدھی ہے اس لئے عالمی معیار کے مطابق زم زم کا پانی پینے کے لئے محفوظ اور ہر طرح سے قابل استعمال ہے۔

مکہ معظّمہ میں داؤدیہ اور مسفلہ کے محلوں میں بھی کنویں واقع ہیں بعض ماہرین کا خیال تھا کہ زم زم کے پانی میں جو کچھ بھی ہے وہ ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ کے زیرزمین پانی کی اپنی خاصیت ہو۔

اس نقطہ نظر سے ماہرین کی ایک ٹیم نے وہاں کے تینوں کنوؤں کا کیمیاوی جائزہ لیا جس کا موازنہ یہ ہے:۔

	PH	TOTAL DISOLVED SOLIDS	CHLORINE	CARBONATES	SULPHATES	SULPUHP	NITRATES	MANGANESE	ZIHC
زم زم کا پانی	۶ء۹	۱۶۲۰	۲۳۴	۳۶۵	۱۹۰	NIL	NIL	Present	Present
داؤدیہ کے کنویں کا پانی	۷ء۲	۲۰۰۰	۱۹۰	۴۵۰	۳۰۰	NIL	Present	NIL	NIL
محلّہ مسفلہ کے کنویں کا پانی	۷ء۸	۲۰۵۰	۱۴۰	۵۰۰	۳۵۰	Present	Present	NIL	NIL
نہر زبیدہ کا کنواں (مکہ معظّمہ سے ۱۸ میل دور)	۷ء۹	۱۶۲۰	۲۳۴	۳۶۵	۱۹۰	NIL	NIL	NIL	NIL

اس موازنہ میں زم زم کو تیزابیت کی طرف مائل دکھایا گیا ہے حالانکہ بعد کے موازنوں میں یہ پانی تیزابی نہیں بلکہ قلوی رجحانات کا حامل پایا گیا ہے۔

زم زم میں موجود کیمیاوی عناصر کے بارے میں راجہ ابوسمن اور طرابلس کی ٹیم نے ۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء میں معلوم کیا کہ یہاں موجود کیمیاوی عناصر کی ترکیب یوں ہے۔

1620	TOTAL DISOLVED SOLIDS
234	CHLORINE
190	SULPHATE
+ve	CALCIUM
+ve	MAGNESIUM
	IRON
-ve	SULPHUR
-ve	NITRATES

مکہ مکرمہ کے ۱۸ میل دور نہر زبیدہ کے دامن میں جبل عرفات کے قریب ایک کنواں واقع ہے اس پانی کے کیمیاوی اجزاء زم زم سے قریب تر ہیں لیکن جو کمال کی چیزیں آب زم زم میں ملتی ہیں وہ اس کنویں میں نہیں۔

زم زم میں اس کے علاوہ اور بھی اشیاء ہوں گی لیکن ان پر پوری توجہ نہیں دی گئی مزید محنت کی جائے تو اس میں اور بھی مفید چیزوں کی موجودگی کا پتہ چلے گا۔ [46]

آب زم زم کے پینے میں مسنون طریقہ: آب زم زم کو نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق استعمال کرنا چاہئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ آب زم زم کو داہنے ہاتھ میں پکڑ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ کے حضور اپنی حاجت بیان کرے اور حضرت عبداللہ ابن عباس والے دعائیہ کلمات بھی زبان سے ادا کرے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پینا چاہئے اور پانی پینے کے دوران تین سانس لے اور بعد ازاں الحمد للہ کہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس کا مفہوم یہ ہے جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو وہ چسکی لے لے کر پئے جانوروں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر نہ پئے کہ یہ دردِ جگر کا باعث ہے۔ [47]

اور دوسری حدیث میں ہے: پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد یعنی تعریف کرو۔ [48]

شفائے امراض: زم زم کی ابتدا پینے سے کی گئی مگر یہ خدا کے حکم پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پیدا کیا اس لئے یہاں کا پانی ہر لحاظ سے برکت والا ہونا چاہئے نبی ﷺ نے اس کو اتنی اہمیت دی کہ جب بھی پیا قبلہ رو کھڑے ہو کر اور خدا سے صحت سلامتی اور وسعت علم کی دعا کے ساتھ پیا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال موجود ہے کہ وہ چالیس روز تک کھائے پیئے بغیر صرف اسی پانی کو پی کر توانا رہے ابن القیم نے کہا کہ میں نے پیٹ میں پانی کے مریض زم زم پی کر تندرست ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ [49]

چند بیماروں کے واقعات درج ذیل حکایات میں مطالعہ فرمائیں۔

حکایت:

(۱) ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک آدمی نیک رہتا تھا لوگ اس کے پاس اپنی امانتیں رکھا کرتے تھے ایک شخص نے ان کے پاس دس ہزار اشرفیاں امانت کے طور پر رکھوا کر کسی ضرورت کے لئے سفر پر چلا گیا جب وہ سفر سے واپس آیا تو اس نیک شخص کا انتقال ہو چکا تھا اس نے ان کے اہل و عیال سے اپنی امانت کا حال دریافت کیا تو انھوں نے لا علمی کا اظہار کیا اس کو بڑی فکر ہوئی بہت بڑی رقم تھی پھر اس نے علمائے کرام جو مکہ شریف کے تھے اتفاق سے ان کا مجمع ایک جگہ تھا مسئلہ پوچھا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہئے انھوں نے کہا کہ وہ آدمی تو بڑا نیک تھا ہمارے خیال میں جنتی آدمی تھا تو ایک ترکیب کر کہ جب تہائی رات گزر جائے تو زم زم کے کنویں پر جا کر اس کا نام لے کر پکار اور اس سے دریافت کر اس نے تین دن تک ایسا ہی کیا کوئی جواب نہ ملا اس نے پھر جا کر علمائے مکہ مکرمہ سے عرض کیا کوئی جواب نہیں آیا تو انھوں نے انا للہ پڑھا اور کہا کہ وہ شاید جنتی نہ ہو پھر انھوں نے فرمایا تو

---

46) (طبِ نبوی اور جدید سائنس از خالد غزنوی، جلد دوم، صفحہ ۴۲ تا ۴۷)

47) (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ,كتاب الأطعمة , باب الأشربة , 2745/7)

48) (صحيح مسلم , كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار , باب استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب , الحديث :2734 , 2095/4)

49) (الطب النبوي, حرف الميم, ص 306)

فلاں جگہ جاوہاں ایک وادی ہے جس کا نام برھوت ہے اس میں ایک کنواں ہے اس کنویں میں آواز دے اس نے ایسا ہی کیا وہاں سے پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ تیرا مال ویسا ہی محفوظ ہے مجھے اپنی اولاد پر اطمینان نہ ہوا میں نے فلاں جگہ مکان میں گاڑ دیا ہے میرے لڑکے سے کہہ تجھے اس جگہ پہنچا دے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو مال مل گیا پھر وہ شخص گیا اور اس نے بڑے تعجب سے دریافت کیا کہ مال تو مل گیا لیکن تو تو بہت نیک آدمی تھا یہاں کیسے پہنچ گیا کہنے لگا کہ خراسان میں میرے کچھ رشتہ دار تھے جن سے میں نے قطع تعلق کر لیا تھا اور اسی حال میں میری موت آگئی اور اس گرفت میں یہاں پکڑا ہوا ہوں یہ ایک کشفی بات ہے اللہ تعالیٰ کسی کو جس وقت چاہے دکھا دے کہا جاتا ہے کہ سب سے بہترین وادی مکہ مکرمہ ہے تمام وادیوں سے پھر ہندوستان کی وہ وادی جہاں آدم علیہ السلام اترے تھے اس جگہ ان خوشبوؤں کی کثرت ہے جن کو لوگ استعمال کرتے ہیں۔ (50)

بدترین جگہ: اور بدترین جگہ وادی احقاف ہے اور وادی حضر موت جس کو برھوت کہتے ہیں اور سب سے بہتر کنواں دنیا میں زم زم کا ہے اور بدترین کنواں برھوت کا جس میں کفار کی روحیں جمع ہوتی ہیں یہ بھی کشفی بات ہے۔ (در منثور سیوطی) (51)

حکایت: حرم شریف کے ایک خادم نے ہمیں بتایا کہ اس نے کینسر کے ایک مریض کو دیکھا جو جان بہ لب تھا لوگ اسے اٹھا کر نماز کے وقت مسجد میں لاتے تھے وہ روزانہ زم زم کا پانی پیتا اور اسی پانی کو اپنی رسولیوں پر ڈال کر دن بھر کے لئے مزید پانی ہمراہ لے جاتا چند دن بعد وہ شخص اپنے پیروں سے چل کر آنا شروع ہوا اور پھر پوری طرح تندرست ہو گیا۔

حکایت: ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ذیابطیس (شوگر) کا جو بھی مریض حج کرنے گیا اور اس نے باقاعدگی سے زم زم پیا۔ اس کے خون اور پیشاب سے شکر ختم ہو گئی جتنی دیر وہ حجاز مقدس میں رہے ان کو انسولین لینے کی کبھی ضرورت نہیں پڑی اسی قسم کا ہمارا مشاہدہ بلڈ پریشر کے بارے میں ہے حج کے دوران بلڈ پریشر کے کسی مریض کو کبھی کسی دوائی کی ضرورت نہیں پڑی زم زم پینے کے بعد پیٹ کی گرانی فوراً ختم ہو جاتی ہے تیزابیت جاتی رہتی ہے اور بھوک باقاعدگی سے لگنے لگتی ہے باقاعدگی سے زم زم پینے کے بعد حافظہ بہتر ہو جاتا ہے زم زم کے فوائد کسی عقیدہ یا ایمان کی بات نہیں جو بھی یقین کے ساتھ اسے پیتا ہے اپنا مطلب پا لیتا ہے۔

حکایت: فقیر (مؤلف کتابِ ہذا) کا ایک رفیق شوگر کا سخت مریض تھا اسے ڈاکٹروں نے بہت سی پابندیاں لگا رکھی تھیں لیکن وہ تمام پابندیاں توڑ کر آب زم زم پی لیتا تو اس کے تمام عوارض اور بیماری کے تمام حملے ختم ہو جاتے فقیر نے اس کے یہ کوائف آنکھوں سے دیکھے۔

زم زم کا بابرکت ہونا عقلی دلیل سے: خالد غزنوی نے لکھا کہ "دنیا کے اکثر ملکوں میں چشموں کے پانی کے بارے میں کہاوتیں ہیں بعض مقامات پر یہ درست بھی ہیں جیسے کہ کراچی میں منگھو پیر کے گرم پانی کے چشمے میں گندھک کی وجہ سے امراضِ جلد کو فائدہ ہوتا ہے۔ لاہور کے مال روڈ کے ایک پمپ کا پانی امراض جلد کے علاج میں شہرت رکھتا ہے بھارت میں امرتسر کے تالاب کے ساتھ ایک طویل داستان وابستہ ہے کہتے ہیں کہ ایک کوڑھی (کوڑ کا مریض) وہاں سے شفایاب ہوا اس کے بعد دنیا جہاں کے کوڑھی امرتسر آنے لگے چونکہ اس پانی میں ایسی کوئی صفت نہ تھی اس لئے

---

(50) (تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین . باب صلة الرحم . ص74)

(51) (الدر المنثور في التفسير بالمأثور . التوبة 19.. 286/7)

سکھ پنتھ نے وہاں سے ۱۲ میل دور ترنتارن کے ایک تالاب کو شفا کا مظہر قرار دے کر کوڑھی وہاں روانہ کر دیئے۔ یہاں پر ایک ڈاکٹر ان کا باقاعدہ علاج کرتا تھا۔

کئی مذاہب میں دریاؤں، چشموں، ندی نالوں اور تالابوں کے ساتھ شفا کی صفت شامل کی گئی ہے چونکہ ان میں شفا نہیں تھی اس لئے وقت کے ساتھ ان کی شہرت ماند پڑ گئی مال روڈ اور منگھو پیر کے پانی کے اجزاء کسی خاص بیماری کے لئے مسلسل استعمال کے بعد کسی قدر مفید ہوں گے لیکن وہ امراض جلد کے لئے گنجینۂ شفا نہیں تھے اس لئے لوگ کچھ مدّت آزمانے کے بعد بیٹھ گئے۔ [52] (اس پر تحقیقی گفتگو آئندہ اوراق میں آئے گی ان شاءاللہ اُویسی غفرلہٗ۔)

(طبِ نبوی اور جدید سائنس، ص ۲۸، ج ۲)

چشمہ ایوب علیہ السلام: اسلام نے پانی سے شفا حاصل کرنے کا سب سے پہلا واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام کے سلسلہ میں بیان کیا صاحب روح البیان نے لکھا کہ ابلیس نے آپ کے جسم اطہر پر پھونکا اس سے پھنسیاں پھوڑے تمام جسم پر چھا گئے یہاں تک کہ جسم سے خون بہنے لگا اس طرح آپ سات سال بیمار رہے لیکن آپ اپنے پروگرام میں سرگرم رہے صبر ورضا اور تسلیم کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا یہ ایک امتحان تھا مذکورہ بالا تکلیف کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھی کہ کہا جائے کہ اس کا کفارہ یا بدلہ لیا جارہا تھا امتحان بھی اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بتانا چاہتا تھا کہ میرے بعض محبوب بندے یوں بھی ہوتے تھے کہ انھیں سر تاپا مصیبت بنادوں تب بھی اف نہیں کرتے اس سے ان کے درجات کی بلندی ہوتی ہے یہ تقریر حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ [53] اسی پر اہل حق نے اعتماد کیا ہے اس کا ماسوی غیر مقبول اور فضول ولایعنی باتیں ہیں آخر ایک روز خدا تعالیٰ نے ان کے مثالی صبر عقیدت اور ایمان کو پسند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ؕ(۴۱) اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ(۴۲) وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ(۴۳) [54]

ترجمہ: اور یاد کیجئے ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کی کیفیت جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ اے میرے رب! شیطان نے مجھے بہت دکھ اور اذیت دی ہے ہم نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنا پاؤں زور سے زمین پر مارے اور وہاں سے نہانے کے لئے ٹھنڈا پانی برآمد ہوا اور پینے کے لئے اور ہم نے اسے اہل و عیال عطا کیا اور ان کی مثل بطور رحمت اپنی جانب اور یہ باتیں ہیں تمہارے رب کی جانب سے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

ابن جریر اور ابن حاتم نے حضرت انس بن مالک سے اس تکلیف کی داستان روایت کی ہے اس کے مطابق انھوں نے ایک جگہ پیر مارا تو ٹھنڈے پانی کا ایک ایسا چشمہ پھوٹ نکلا جس کے نہانے سے ان کے سارے زخم اور ان میں پڑے ہوئے کیڑے ختم ہوگئے ان کو دوبارہ پیر مارنے کی ہدایت کی گئی جس سے دوسرا چشمہ نکلا جس میں پینے کے لئے مُفَرَّح (فرحت بخش) اور مُقَوِّی (قوت بخش) پانی تھا، شفایاب ہونے کے ساتھ ان کی کمزوری بھی جاتی رہی توریت مقدس کے مطابق وہ اس کے بعد سو سال سے زیادہ زندہ رہے اور ان کو مال اور اولاد میں بھی برکت میسر رہی۔ [55]

تاریخ دانوں میں سے کئی ایک کا خیال ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے جس چشمہ سے شفا پائی تھی وہ زم زم تھا لیکن اس کا کوئی ثبوت میسر نہیں۔

---

[52] (طبِ نبوی اور جدید سائنس از خالد غزنوی، جلد دوم، صفحہ ۴۷ تا ۴۸)

[53] (تفسیر روح البیان ،سورۃ ص، 45/841)

[54] القرآن، سورۃ ص 43-41

[55] (تفسیر ابن کثیر ، تفسیر سورۃ ص ، تفسیر قوله تعالى " واذكر عبدنا أيوب إذ نادى ربه أني مسني الشيطان بنصب وعذاب "، 77/741)

اولیائے کرام کے چشمے: وہ چشمے جو واقعی برکات اولیاء سے متبرک ہیں وہ تو انشاء اللہ تا قیامت جاری رہیں گے ہاں بعض مقامات پر بعض چشموں کی برکات ختم ہو جاتی ہیں یا سرے سے چشمے بند ہو جاتے ہیں اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں۔

(۱) جعلی چشمے مشہور کر دیئے جاتے ہیں جیسا کہ بارہا کا تجربہ ہے کہ لوگ دنیا کمانے کے لئے نہ صرف چشمے بلکہ جعلی مزارات بھی مشہور کر دیتے ہیں چونکہ انہیں دنیا میں روکنے والا کوئی نہیں ہوتا اس لئے غیبی طور ان کا اس طرح سے انتظام کیا جاتا ہے یہ نہ صرف چشموں اور مزارات کے ساتھ خاص ہے ایسے ہی جعلی پیروں کا حال ہم نے آنکھوں سے تباہ ہوتا دیکھا ایسے جعل سازوں کا بندوبست اللہ تعالیٰ تو کرتا ہی ہے اگر چہ دیر سے سہی لیکن فقیر کی دعا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا مرد مولیٰ پیدا ہو کر جیسے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلی درخت کے نیچے بیعت رضوان ہوئی کو کٹوا دیا تھا (وہ اصل درخت نہ تھا جیسے دیوبندوں وہابیوں نے دھوکہ دے رکھا ہے اس کی تفصیل بخاری شریف کی شرح البخاری میں فقیر نے تفصیل سے لکھا ہے) وہ ان جعل سازوں کا بیڑا اغرق کرے ان جعل سازوں کے کردار سے ہمارے مسلک پر زبردست زد پڑ رہی ہے۔

(۲) وہ چشمے ہوتے تو اصلی ہیں لیکن ان کی برکات اٹھالی جاتی ہیں وہ صرف ان کی ناقدری اور گندے کرتوت کی وجہ سے جیسا کہ موسیٰ وہارون علی نبینا وعلیہما السلام کے تبرکات سے ہوا (تفصیل فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن پ ۲ میں پڑھیئے) اسی لئے خالد غزنوی نے جو چوٹ لگائی یا عموماً دوسرے وہابیہ۔ دیوبندیہ چوٹ لگاتے رہتے ہیں وہ اپنی بدمذہبی کی وجہ سے مجبور ہیں ورنہ حقیقت ان کے غلط الزامات کے برعکس ہے۔

چاہ زم زم کے مختلف ادوار: خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کے نومولود حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہمراہ مکہ کی بے آب و گیاہ (پانی اور ہریالی کے بغیر) وادی میں چھوڑ آئیں جب یہ قافلہ منزل مقصود پر پہنچا تو اس صابر و شاکر خاتون نے صرف ایک بات اپنے میاں سے پوچھی کیا ہمارا یہاں آنا اور رہنا اللہ کے حکم کی تعمیل میں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اثبات میں جواب دیا تو وہ مطمئن ہو گئیں کہ اب ان کے لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں کیوں کہ جو ان کو وہاں لایا ہے وہی ان کی خبر گیری بھی کرے گا۔

خوراک اور پانی کا وہ ذخیرہ جو ان کے ہمراہ تھا تھوڑی دیر میں ختم ہو گیا بچہ بھوک سے بلکنے لگا اور وہ پریشانی کے عالم میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان دوڑ کر پانی کی تلاش کرتی رہیں۔

توریت مقدس میں آیا: خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پکارا اور کہا اے ہاجرہ! تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیوں کہ خدا نے اس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اس کی آواز سن لی ہے، اٹھ اور لڑکے کو اٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیوں کہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ (پیدائش ۲۱، ص ۱۷، تا ۲۰)

توریت مقدس کی اس روایت کے مطابق بچہ کے رونے کے بعد خدا نے وہاں پر کنواں پیدا کیا جس کے پانی سے وہ خاندان سیر اب ہوا اس کنویں کا وجود ایک معجزہ تھا اس لئے اس کا پانی ان کے عقیدہ میں بھی متبرک ہونا چاہئے۔

مکہ معظّمہ سے نور کے پھیلاؤ سے پہلے سے لوگ اس مقام کی زیارت اور کنویں سے تبرک لینے آیا کرتے تھے۔ ایک قدیم ایرانی شاعر نے زم زم کے کنویں کے ارد گرد چکر لگا کر دعا مانگنے کا ذکر اپنی ایک نظم میں کیا ہے۔

مکہ کی تاریخِ قدیم اور اسلام نے اس کنویں کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس میں توریت کے آخری حصہ سے اختلاف ہے صحیح بخاری میں حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے اس واقعہ کی پوری تفصیل قلمبند کی ہے جس کے مطابق حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشانی کے عالم میں کبھی صفا کی پہاڑی پر جا کر دیکھتیں اور کبھی مروہ سے کہ شاید کہیں پانی یا آنے والا کوئی شخص نظر آجائے جس سے وہ مدد لے سکیں گھبراہٹ کے اس عالم میں انھوں نے ایک آواز سنی انھوں نے فوراً اسے مخاطب کر کے نیکی کے نام سے مدد کی درخواست کی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ظاہر ہوئے اور انھوں نے اپنی ایڑی زمیں پر ماری تو زمین سے پانی ابلنے لگا حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھبراہٹ میں پتھر جمع کر کے اس کے ارد گرد ایک ہالہ سا بنالیا کہ پانی ضائع نہ ہو اور کچھ دنوں کے لئے ذخیرہ ہو جائے اضطراری کیفیت میں تحفظ ذات کی اس کوشش کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگر اس کو محدود نہ کرتیں تو یہ چشمہ ایک دریا بن جاتا جو پورے عرب کو سیراب کرتا۔

ایک بے آب وگیاہ صحرا میں محض حکم خداوندی کی تعمیل میں دکھ جھیلنے والی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خدا نے رہتی دنیا تک عزت اور شہرت عطا کر دی وہ جس حصہ پر دوڑی تھیں، آج ہر مسلمان حج یا عمرہ کے لئے ان کی تقلید کرتا ہوا ان کی تکلیف اور صبر پر عملی داد دیتا ہے ان کے بیٹے کے لئے خدا نے جو کنواں پیدا کیا وہ ہر مسلمان کے لئے برکت احترام اور شفا کا مظہر ہے ان کے بیٹے نے جو گھر اپنے باپ کے ساتھ مل کر بنایا، رہتی دنیا تک ہر مسلمان اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرے گا اور اس گھر کو قرآن نے دنیا میں خدا کا پہلا گھر قرار دیا۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (سورۃ آل عمران، ۹۴)

ترجمہ: یہ دنیا میں ایک پہلا ایسا گھر مکہ میں بنایا گیا ہے جو لوگوں کے لئے برکت ہدایت کا منبع ہو گا یہ فیض سب جہانوں کے لئے ہو گا۔

جس کا ترجمہ علامہ اقبال نے یوں کیا ہے: ؎ دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کی نسل سے ایک نبی پیدا ہوا جس نے پوری دنیا میں رشد وہدایت کا نور پھیلایا یعنی حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ آپ کی برکت سے ہی زم زم نے از سر نو نئی زندگی پائی بلکہ اتنا بلند پرواز فرمایا کہ عند البعض (بعض کے نزدیک) اس کی عزت واحترام آب کوثر سے بھی بڑھ گئی۔

زم زم کی تولیت (ذمہ داری): مذکورہ بالا بیان سے واضح ہے کہ کنواں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ملکیت تھا آپ جب جوان ہوئے تو جرہم قبیلہ کی ایک خاتون سے آپ کا نکاح ہوا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے عطا فرمائے وہ بفضلہ تعالیٰ بارہ سردار ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں برکت دی عرب اور اکثر دوسرے قبائل انہی کی اولاد سے ہیں۔

اول متولی کون: اسماعیل علیہ السلام کے صاحبزادوں میں ایک بزرگ " قیدار بن اسماعیل " تھے یہی حضور علیہ السلام کے داداؤں سے تھے لیکن تولیت اسماعیل کے بڑے بیٹے نائب کے سپرد ہوئی ان کے بعد ان کے نانا مضاض نے قبضہ کر لیا۔ (تاریخ مکہ، ص ۴۸) عرصہ تک مضاض کی اولاد زم زم کی نگہبانی کرتی رہی یہاں تک کہ عرب کے قبیلہ خزاعہ نے زم زم جرہم سے چھین لیا جرہم کے سردار عمرو بن حارث نے جب یہ متاع عزیز چھنتی دیکھی تو

زم زم

کو بند کر کے اسے بے نام و نشان بنا دیا۔[56]

دوبارہ زم زم کا ظھور: پانچوں صدی عیسوی کے اوائل میں آل اسماعیل یعنی قریش کو ایک نوجوان پر جوش و باہمت قصی بن کلاب کی قیادت میں پھر بیت اللہ کی نگہبانی کا منصب مل گیا جناب قصی کی چوتھی پشت میں حضرت عبد المطلب پیدا ہوئے۔

حضرت عبد المطلب کی دانشمندی اور بزرگی عرب میں مشہور ہے، آپ کی خواہش تھی کہ عرصہ سے چاہِ زم زم بند پڑا ہے اس کی صحیح نشاندہی مل جائے تو اسے دوبارہ آباد کیا جائے چنانچہ ایک دفعہ حضرت عبد المطلب کو خواب میں اس کنویں کی نشاندہی کی گئی اور ہدایت کی گئی وہ اسے کھدوا کر صاف کریں اور خلق خدا کی منفعت کے لئے جاری کریں انھوں نے اسے کھدوایا صاف کروایا اور ارد گرد پتھروں سے بلند منڈیر تعمیر کرادی صفائی کے دوران زم زم کے کنویں سے سونے کے دو ہرن، کچھ تلواریں اور زرہ بکتر برآمد ہوئے مورخین کا خیال ہے کہ یہ چیزیں ایرانی زائر پھینک گئے ہوں گے اس کے برعکس آثار و قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شکست خوردہ لشکر ادھر نکلا اور جب وہ تعاقب کرنے والوں کے نرغے میں آئے تو انھوں نے اپنی متاع کو دشمن کے ہاتھ پڑنے سے بچانے کے لئے کنویں میں پھینک دیا۔

عبد المطلب نے ایک طلائی ہرن توڑ کر اس کے سونے سے کعبہ شریف کے دروازوں پر پتریاں چڑھائی اور دوسرا ہرن نمائش کے لئے کعبہ شریف میں رکھا رہا، حج کے دنوں اور ان کے بعد حجاج اور زائرین کو پانی پلانا ہر دور میں عزت کا باعث سمجھا جاتا رہا ہے قریش نے پانی لانے کی خدمت کے لئے "السقایا" کا شعبہ قائم کیا تھا جس کی یادگار لفظ "سقہ" اردو میں بھی پانی لانے والے اور پلانے والوں کے لئے موجود ہے۔

زم زم کا طوفان: ۹۰۹ء میں زم زم کے کنویں کا پانی طوفان کی صورت میں ابلنے لگا اور اتنا پانی نکلا کہ آس پاس کی آبادیاں ڈوب گئیں کہا جاتا ہے کہ اس حادثہ میں سینکڑوں حاجی ڈوب گئے۔

تعمیرات چاہ زم زم: اسلام نے جب اس کنویں کے پانی کو عظمت عطا کی تو لوگوں نے اس کی تعمیر اور بہتری پر توجہ دی۔ ترک حکمرانوں نے اس کے ارد گرد غلام گردش بنا کر اس کے اوپر گنبد نما چھت ڈال دی آل سعود کی آمد تک اس کے ارد گرد پانچ فٹ اونچی سنگ مرمر کی منڈیر تھی جس کے اوپر چھت تک لوہے کی مضبوط جنگلہ نما جالی تھی۔ اسی جالی میں چھوٹے چھوٹے دروازے تھے جن میں پانی نکالنے کے لئے چرخیاں نصب تھیں، ان چرخیوں پر پانی کھینچنے والے دن رات کام کرتے تھے ڈول نکالنے کے بعد سقوں کو ملتا تھا وہ نوکدار پیندے والی تکونی صراحیوں میں بھر کر حرم شریف میں چمکدار کٹوروں میں لوگوں کو زم زم پلاتے تھے یہی صراحیاں گھروں میں جاتی تھیں اور سینکڑوں افراد کا معاش اس کنویں سے وابستہ ہو گیا۔

قیام مکہ کے دوران حجاج اپنے لئے کفن کا کپڑا خرید کر اس متبرک پانی میں بھگو کر خشک کر کے اپنے وطن واپس لے جاتے ہیں زم زم کے پینے کے لئے ساتھ لے جانے کے دو طریقے تھے ٹین ساز خالی کنستر کے اندر موم پگھلا کر پھیر دیتے تھے پھر اس کنستر میں آب زم زم بھر کر ٹانکا لگا دیا جاتا اور اس طرح یہ پانی محفوظ کسی بھی ملک تک چلا جاتا تھا جو کنستر کا وزن نہیں لے جا سکتے تھے ان کے لئے ٹین کی گول کپیاں سی بنی ہوتی تھیں جن کے ایک سرے پر منہ بنا ہوتا

---

[56] (البداية والنهاية، باب ذكر بني إسماعيل وما كان من أمور الجاهلية إلى زمان البعثة ، ذكر ما آل إليه أمر العرب بعد وفاة إسماعيل عليه السلام .180/3)

(السيرة النبوية (ابن هشام) ، ذكر سرد النسب الزكي ، بكة لغة .115/1)

تھااسے "زم زمی" کہاجاتا ہے اس میں تقریباً ایک کپ پانی آسکتا ہے اب پلاسٹک نے ٹین کی جگہ لے لی ہے۔

سعودی حکومت نے حرم کعبہ کی توسیع میں زم زم کے کنویں کو جدید شکل دے کر پیاؤ کو صحن کے درمیان سے ہٹادیا ہے زمانہ قدیم سے مسجد میں چار اماموں کے نام کے مصلے اور کئی سائبان بنے ہوئے تھے انھوں نے تمام عمارتیں گراکر مسجد کے صحن کو نمازیوں کے لئے کشادہ کر دیا ہے اسی عمل میں زم زم کے کنویں پر چھت ڈال کر اس کے اوپر ایک طاقتور پمپنگ انجن نصب کر دیا گیا ہے جو پانی کو ایک بہت بڑی سبیل میں ڈال دیتا ہے۔

حج پر آنے والے لاکھوں افراد کے لئے یہ بڑی سبیل کار آمد ثابت ہوئی ہے پانی پینے، بھرنے، لے جانے اور کفن دھونے اور سکھانے کا سلسلہ مسجد سے باہر منتقل ہونے سے نماز کے لئے زیادہ جگہ مہیا ہوگئی ہے اب لوگ زم زم کو ٹین کی کپیوں میں لے جانے کی بجائے پلاسٹک کے گیلن جو ہر وزن اور سائز کا ہوتا ہے میں لے جاتے ہیں کیوں کہ ہوائی سفر میں وزن کی اہمیت ہے اور پلاسٹک، ٹین سے ہلکا ہے۔

آب زم زم کی مقبولیت اور تقدس سے متاثر ہو کر دیگر کئی مذاہب نے اپنے ماننے والوں کے لئے مقدس پانی تلاش کر لئے ان میں سے اکثر پانی بیماریوں کا باعث ہوئے کیوں کہ آلودہ پانی پینے سے پیٹ کی متعدد بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں کمال کی بات یہ ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں آج تک کوئی شخص زم زم کا پانی پی کر بیمار نہیں ہوا اور اس کے برعکس ایسا کوئی پانی تاریخ کے کسی دور میں اور کسی ملک میں ایسا مشہور نہیں ہوا جس کی وجہ سے لوگ بیمار نہ ہوئے ہوں۔حال ہی میں کچھ چشموں کا پانی عالمی شہرت حاصل کر لیا گیا ہے لوگ ان کے معدنی پانی توانائی کے خیال سے پیتے ہیں ایسا پانی پی کر توانائی حاصل کرنے والا ابھی تک کوئی دیکھا نہیں گیا۔

لطیفہ: ہمارے دور کے انگریزیت زدہ محض دنیاداری کے نشہ میں غیر ملکی پانی زرِکثیر خرچ کر کے منگواتے ہیں لیکن تجربہ شاہد ہے کہ ایک عرصہ کے بعد وہ پانی بدبودار اور کڑوا ہو جاتا ہے پینے کے قابل تو درکنا(دور) متعدد امراض کا موجب بن سکتا ہے خود انگریزی پانی کے شوقین بھی اس کے معترف ہیں لیکن آیئے آب زم زم کا چیلنج قبول کیجئے کہ عرصہ دراز تک بند یا کھلا رکھنے کے باوجود نہ اس میں بدبو پیدا ہو گی نہ ذائقہ تبدیل ہو گا اور نہ ہی اس کی امانت رکھی ہوئی تاثیر میں فرق آئے گا یعنی جوں کا توں رہے گا محسوس ہو گا گویا ابھی کنویں سے لایا گیا ہے اس سے ہم حقانیت اسلام اور حقانیت مسلک اہلسنت پر کیوں نازنہ کریں کہ آب زم زم نے نبوت کے قدم چومے تو یہ درجہ پایا تو جو خود نبی علیہ السلام اور ولی اللہ کے دامن سے وابستہ ہو جائے ان کی شان اور قدر و منزلت کیا ہو گی۔

جو کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی	جو کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا	جس کے حضور ﷺ ہوگئے اس کا زمانہ ہو گیا

هذا اخر مارقمه قلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۲۳ رمضان ۱۳۹۰ھ

مآخذومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	متوفی	مکتبۃ
1	الدر المنثور في التفسير بالمأثور	جلال الدين السيوطي	911	القاهرة، سنة النشر: 1424هـ/2003م
2	تفسير ابن كثير	ابن كثير إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي	774	دار طيبة، سنة النشر: 1422هـ/2002م
3	تفسير روح البيان	إسماعيل حقي بن مصطفى الخلوتي/البروسوي	1127	دار الكتب العلمية، بيروت
4	صحيح البخاري	محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي	256	دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ / 1993م
5	صحيح مسلم	مسلم بن الحجاج القشيري	261	دار إحياء الكتب العربية
6	سنن الترمذي	محمد بن عيسى بن سورة الترمذي	279	دار الكتب العلمية، بيروت
7	سنن ابن ماجه	محمد بن يزيد القزويني	273	المكتبة العلمية
8	سنن النسائي	أحمد بن شعيب النسائي	303	مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/1994م
9	مسند الإمام أحمد	أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد	241	دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م
10	سنن الدارقطني	علي بن عمر الدارقطني	385	دار المؤيد، سنة النشر: 1422هـ / 2001م
11	المصنف	أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني	211هـ	المجلس العلمي الهند
12	المستدرك على الصحيحين	أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري	405	دار المعرفة، سنة النشر: 1418هـ / 1998م
13	المعجم الكبير	الحافظ ابي القاسم سليمان بن احمد الطبراني	360ھ	مكتبة ابن تيمية، القاهرة
14	جامع الأصول في أحاديث الرسول	المبارك بن محمد الشيباني المعروف بابن الأثير الجزري	606	دار الكتب العلمية، بيروت
15	مجموعة رسائل الرسول النبي محمد بن عبد الله	-	-	دار الهادي

16	المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة	شمس الدين محمد بن عبد الرحمن/السخاوي	903	دار الكتب العلمية . بيروت
17	تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين	أبي الليث نصر بن محمد بن إبراهيم/السمرقندي	303	دار الكتب العلمية. بيروت
18	عمدة القاري شرح صحيح البخاري	بدر الدين العينى أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى	855	دار إحياء التراث العربي
19	فتح الباري شرح صحيح البخاري	أحمد بن علي بن حجر العسقلاني	852	دار الريان للتراث. سنة النشر: 1407هـ/ 1986م
20	مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح	الملا علي القاري نور الدين علي بن سلطان محمد القاري	1014	دار الفكر، سنة النشر: 1422هـ/ 2002م
21	زاد المعاد	ابن القيم أبو عبد الله محمد بن أبي بكر ابن قيم الجوزية	751	مؤسسة الرسالة. سنة النشر: 1418هـ/ 1998
22	فتح القدير	كمال الدين بن عبد الواحد المعروف ابن الهمام	861	دار الفكر
23	سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد	محمد بن يوسف/الصالحي الشامي	943	دار الكتب العلمية. بيروت
24	فتاوى الرملي في فروع الفقه الشافعي	الامام شهاب الدين احمد بن. همزة الرملی	957هـ	دار الكتب العلمية . بيروت
25	الفتاوى الكبرى الفقهية المعروف فتاوى ابن حجر الهيتمي	ابن حجر الهيتمي	983هـ	دار الكتب العلمية . بيروت
26	العطايا النبوية في الفتاا الرضوية المعروف فتاوى رضويه	امام احمد رضا خان بريلوي	1340	مطبوعہ نظامیہ، لاہوری گیٹ، لاہور
27	تاريخ عمارة المسجد الحرام بما احتوى من مقام إبراهيم وبئر زمزم والمنبر وغير ذلك	حسين عبد الله	-	مكتبة الثقافة الدينية
28	المعجم الإسلامي	-	-	دار اسامة
29	السيرة النبوية (ابن هشام)	بن هشام عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري	218	مؤسسة علوم القرآن
30	الطب النبوي	ابن قيم الجوزية	751	دار الفكر ، بيروت
31	طب نبوی اور جدید سائنس	خالد غزنوی	-	الفیصل ناشران وتاجرانِ کُتب، غزنی سٹریٹ نزد ڈاکخانہ، اُردو بازار، لاہور
32	البداية والنهاية	ابن كثير إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي	774	دار عالم الكتب، سنة النشر: 1424هـ/ 2003م